REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP-3

جلد ۳۴　　شمارہ ۳۵

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲ رذوالحجہ ۱۴۰۴ھ　　۳۰ ظہور ۱۳۶۳ ہش　　۳۰ راگست ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۷ رظہور (اگست)۔ سیدنا حضرت اقدس امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی تازہ اطلاعات کے مطابق حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصدِ عالیہ کی تکمیل میں حضور کو ہمیشہ اپنی خصوصی تائیدات سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

انتقالِ پُرملال

قادیان ۲۷ رظہور (اگست)۔ آج محترم حضرت ناظر صاحب خدمت درویشاں ربوہ کی جانب سے بذریعہ ٹیلیگرام یہ اندوہناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت سیدہ بو زینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مورخہ ۲۴ ؍۸؍ ۸۴ کو وفات پاگئی ہیں۔ اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مرحومہ کو اپنے قربِ خاص میں بلند درجات سے نوازے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے

جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں کے اپنے رب کی رضا جوئی کے لئے ذبح کر ڈالا!!

عید الاضحیہ کی قربانیوں کا بصیرت افروز الہامی فلسفہ بیان فرمودہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں اُس شخص کے لئے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمانداری سے ادا کرتا ہے۔ یہ قربانیاں شریعت کی بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں..... اسی لئے قربانی کا نام عربی میں "نسیکہ" ہے۔ اور "نُسُک" ان جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبانِ مذکور میں استعمال پاتا ہے۔ جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔

پس یہ اشتراک کہ جو "نُسُک" کے معنوں میں پایا جاتا ہے، قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کی اُن محبوبوں کے جن کی طرف اس کا دل کھینچا گیا ہے، اپنے رب کی رضا جوئی کے لئے ذبح کر ڈالا اور خواہشِ نفسانی کو دفع کیا۔ یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر گر پڑیں۔ اور نابود ہو گئیں۔"

(ترجمہ از خطبہ الہامیہ)

ولادت باسعادت

آج مورخہ ۲۳ رظہور (اگست) کو بذریعہ ڈاک ربوہ سے یہ پُرمسرت اور خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عزیزم مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور عزیزہ مکرمہ صاحبزادی فائزہ بیگم صاحبہ سلمہا ربہا کو بتاریخ ۲؍۸؍۸۴ لندن میں بیٹی عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔ عزیزہ نومولودہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی پوتی اور سیدنا و امامنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نواسی ہے۔ بچی کا نام حضور ایدہ اللہ الودود نے "نِداء النّصر" تجویز فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ نومولودہ کو صحت و عافیت والی عمرِ دراز عطا فرمائے بلندیٔ اقبال سے نوازے۔ اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُن تمام مقبول بارگاہِ الٰہی دعاؤں سے وافر حصہ عطا کرے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ذریتِ طیبہ کے حق میں فرمائی ہیں۔

آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار:- مرزا وسیم احمد
ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ رفتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ رفتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرماسکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساڑی مارکیٹ - صالح پور - کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ "بدر" قادیان
مورخہ ۳۰ ظہور ۱۳۶۳ ہش

سُنّتِ ابراہیمی کی تجدید

مذاہبِ عالم کی تاریخ بتاتی ہے، کہ اِعلائے کلمۂ حق کی خاطر اللہ تعالیٰ کے ہر برگزیدہ بندے کو ابتلاء و آزمائش کے دُشوار گزار اور صبر آزما مراحل سے گزرنا پڑا۔ مگر مصائب و آلام کی کوئی بھی کٹھن سے کٹھن منزل، اہلِ حق کے پایۂ صبر و ثبات کو متزلزل نہیں کر سکی۔ تاہم اِن مقدس رُوحانی مِشن کی تکمیل کے لئے ابو الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ، آپؑ کی غمگسار رفیقۂ حیات حضرت ہاجرہ اور بے شمار دُعاؤں کے شیریں ثمر حضرت اسماعیل علیہم الصلوٰۃ و السلام نے غیر معمولی جرأتِ ایمانی، اور عظیم الشان قربانی و ایثار کے جو سنگ ہائے میل نصب کئے وہ اپنی شان میں انتہائی ممتاز اور نمایاں ہیں۔

قرآنِ حکیم کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خُدا تعالیٰ نے اِس جلیل القدر پیغمبر اور اُس کے اہلِ بیت کو راہِ حق میں قدم قدم پر کڑے امتحانوں اور آزمائشوں سے گزرنا پڑا۔ کہیں آپؑ کو آگ کے بھڑکتے ہوئے الاؤ میں ڈال کر سفاکی اور بربریت کا مظاہرہ کیا گیا۔ کہیں اہلِ وطن کے وحشیانہ مظالم کی تاب نہ لاکر غریب الوطنی کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔ اور کہیں ناز و نعمت میں پروردہ پیاری رفیقۂ حیات حضرت ہاجرہؓ اور شیر خوار لختِ جگر حضرت اِسماعیلؑ کو سرزمینِ حجاز کے لق و دق تپتے ہوئے صحرا میں تنہا چھوڑ دینے کا حکم دے کر آپؑ کے صبر و ثبات اور جذبۂ خلوص و وفا کی آزمائش کی گئی۔ سب سے کٹھن اور آخری منزل وہ تھی جب عالمِ رؤیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا کہ "اَے ابراہیم! اپنے بڑھاپے کی اَولاد اسماعیل کو ہماری راہ میں اپنے ہاتھ سے ذبح کردے"!! کون باور کر سکتا ہے کہ نوّے سال سے متجاوز ایک ضعیف العمر باپ محض ایک خواب کی بناء پر خدا تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے حصُول کی خاطر اپنے اُس لختِ جگر کے گلے پر چھُری چلانے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوگا جو اُس کی زندگی کا حاصل اور اُس کے بڑھاپے کی اُمید ہے۔ مگر قربان جائیے خدا تعالیٰ کے اس محبوب اور برگزیدہ بندے پر کہ جس نے اپنے مولا کا اشارہ پاتے ہی بِلا چون و چرا سرِ تسلیم خم کردیا۔ اور بغیر کسی حیل و حجت کے برضا و رغبت اللہ کے حضور اپنے جگر گوشے کی قربانی پیش کرنے کے لئے آمادہ ہوگیا۔ تب اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے ابراہیمؑ کو مخاطب کرکے فرمایا:—

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ۚ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ○ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ○ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ○ (الصّٰفّٰت: ۶ تا ۹)

ترجمہ:- اے ابراہیم! تُو اپنی رؤیا پُوری کرچکا۔ ہم اِسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک کھلی کھلی آزمائش تھی۔ اور ہم نے اسماعیل کا فدیہ ایک بڑی قربانی کے ذریعہ دیا۔ اور بعد میں آنے والی قوموں کے لئے اس کا ذکر باقی رکھا۔

عِیْدُ الْاَضْحِیَۃ —— سیدنا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیل علیہما السّلام کی اِسی عظیم الشان اور بے نظیر دائمی قربانی کی زندہ جاوید یادگار ہے جو ہر سال ماہِ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو آکر جہاں اُمتِ مسلمہ کو اعلائے کلمۂ حق کی خاطر اسی نوع کی بے پناہ جرأتِ ایمانی، جذبۂ تسلیم و رضا اور عدیم المثال قربانی و ایثار کا شاندار مظاہرہ کرتے چلے جانے کا لازوال پیغام دیتی ہے۔ وہاں راہِ حق میں محض اپنے مولا کی رضا جوئی کے لئے ہر قسم کے مصائب و آلام کا مردانہ وار مقابلہ کرنے والوں کو یہ مژدۂ جانفزا بھی دیتی ہے کہ اَے شمعِ نور و ہدایت کے پروانو! یقین رکھو کہ تمہاری یہ بے لوث قربانیاں کبھی رائگاں نہیں جائیں گی۔ اَے حق و صداقت کی آواز بلند کرنے والو! خاطر جمع رکھو کہ تمہارے مولا کی تائید و نُصرت ہمیشہ تمہارے شاملِ حال رہے گی—! انجام کار باطل اپنی تمام ناپاک تدبیروں اور شاطرانہ چالوں میں ناکام و نامراد ہوگا اور فتح و ظفر کی منزلیں تمہارے قدم چُومیں گی۔

پس آیئے! ہم آج کے دِن ابو الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی سُنّت کی اقتداء میں ایک بار پھر اپنے اِس عہد کی تجدید کریں کہ اِسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے اِس دَور میں تبلیغ و اشاعتِ دین کی جو گراں بار ذمہ داریاں ہمارے کمزور شانوں پر ڈالی گئی ہیں اُنہیں تمام و کمال پُورا کرنے کے لئے ہماری زندگی کا کوئی بھی لمحہ قربانی و ایثار کی عملی حقیقت سے کبھی دُور نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خورشید احمد انور)

مومنِ حق! صد مُبارک!! تیرا حج مبرور ہے!!!

کون کہہ سکتا ہے، پیارے! کس کا حج مبرور ہے
کس کی قُربانی قبول اور تلبیہ منظور ہے
کس کو یوم العرفہ حاصل ہوگیا عرفانِ حق
کس کی صُبحِ عید استغفار سے معمور ہے

حجرِ اسود چومنے والوں سے کہہ دو برملا
چومنا پتھر کا صدہا سال سے مشہور ہے
نوعِ انساں کے دِلوں سے دُور ہو یکسر جہاں
امتیازِ اسود و احمر، وہ منزل دُور ہے

حج سے پہلے حاجی الحرمین یہ بھی سوچ لے
زندگی میں روزمرّہ تیرا کیا دستور ہے
خوب بیّن ہے حلال اور صاف ظاہر ہے حرام
ترکِ مشتبہات میں کیا تیرا دِل مسرور ہے

تلبیہ مبنی اگر ہے صدقِ نیت پر، ترا
پھر بتِ نخوت جبیں میں کس لئے مستور ہے
یہ سفر برکت کا مُوجب ہو نہیں سکتا کبھی
گر ترے اِکراہ سے کوئی بشر مجبور ہے

اَے برادر! آپ نے یہ بات سوچی ہے کبھی
ہادیٔ حق کون ہے اور کون اب مامور ہے
خیرِ اُمت ہو نہیں سکتی کبھی بھی بے اِمام
بحرِ رحمت اُس تعالیٰ کا سدا مشہور ہے

بعثتِ مہدی مبارک! چودھویں صد سال میں
جس طرح سے سُورۂ سجدہ میں یہ مسطور ہے
بدرِ کامل شان سے جلوہ نما ہے ہر طرف
ظلمتِ شب رفتہ رفتہ دیکھنا کافور ہے

مومنِ حق! صد مُبارک!! تیرا حج مبرور ہے
گو کسی باعث سفر کرنے سے تُو معذور ہے
رہ گئے والو! اُٹھو کافی ہے شرِ لولاکؐ کو
سُورۃ الفتح میں خوشخبری یہ بھی مذکور ہے

ظلم کے بادل فضا سے جلد ہی ہٹ جائیں گے
کیونکہ اُن کا اصل باعث دہریت اور زور ہے
پاسِ آخر[۱] رات کا ہے، صُبح اب نزدیک ہے
آسمانوں پر وہ دیکھو انتشارِ نُور ہے!!

حکمت و تدبیر سے کہہ دو یہ سب کو صاف صاف
امن کا ضامن فقط قرآن کا منشور ہے
غلبۂ اسلام کی ساعت بہت نزدیک ہے
خیرِ اُمت اب یقیناً مفلح و منصور ہے

○ محتاجِ دُعا: خاکسار عبد الرحیم راٹھور

[۱] پاسِ آخر: آخری پہر۔

خطبہ جمعہ!

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ ظہور ۱۳۶۳ ہش مطابق ۳ اگست ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ھدیۂ قارئین کر رہا ہے (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کریمہ تلاوت فرمائیں:-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا ۔

(الاحزاب : ۲۲)

اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

(الاعراف : ۱۵۸)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ○

(الاعراف : ۱۵۹)

اور پھر فرمایا:-

آج کل جماعت احمدیہ کو جو اسلامی عبادات اور شعائر سے روکا جا رہا ہے اُس کی ایک بڑی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ تم ہماری نقالی کرتے ہو۔ اور ہم تمہیں اپنی نقالی کی اجازت نہیں دے سکتے۔ یہ ایک ایسا

مذہب کی دُنیا میں عجوبہ تصوّر

ہے کہ ساری انسان کی تاریخ میں کبھی ایسا واقعہ اس سے پہلے نہیں ہُوا۔ نقالی کرنے کے جُرم میں اگر سزا دی گئی ہے تو صرف ایک مذہب میں یہ واقعہ ملتا ہے۔ اِس لئے یہ کہنا تو درست نہیں کہ ساری دُنیا میں یہ واقعہ نہیں ہُوا۔ ہاں ایک مذہب میں ایسا واقعہ ضرور گزرا ہے کہ جس میں نقالی کے جُرم میں بعض لوگوں کو سزائیں دی گئیں۔ اور مذہب کا حصّہ بنا کر دی گئیں۔ اور یہ ہندو مذہب ہے

ہندو ازم میں جو مختلف ذاتوں کے تصوّر ہیں اُن کی رُو سے جو برہمن کو عبادت کے حقوق ہیں وہ شودر کو حاصل نہیں۔ اِس لئے وہ جو برہمن کی عبادتیں ہیں اُن میں اگر شودر بھی شامل ہو جائے اور وہی باتیں شروع کر دے جو برہمن کرتے ہیں تو اس کے لئے ایک سزا مقرر ہے

بلکہ کئی سزائیں مقرر ہیں۔ مثلاً اگر وہ اللہ کا ذکر اس رنگ میں سُن لے جس رنگ میں برہمنوں کے لئے سُننے کا حکم ہے تو اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا یا جائے گا۔ اور اگر وہ دیکھے اُن باتوں کو جن باتوں کو برہمن کو دیکھنے کا حکم ہے تو اس کی آنکھیں اندھی کر دی جائیں گی۔ غرضیکہ برہمن کا مذہب اَور ہے اور شودر کا مذہب اَور ۔۔۔۔۔۔ یہ سارے ہندو مذہب کے تابع ہی ہیں۔ اِس لئے اس مذہب میں ایک مثال ہے لیکن ایک فرق کے ساتھ، کہ ایک ہی مذہب کے دو مختلف طبقوں کو تعلیم دی گئی ہے۔ یعنی یہ کہا گیا کہ اچھے کام کا تعلق تب ... ایک مذہب کے دو حصّے بنا کر اُن کے ذمہ الگ الگ عبادتیں لگائی گئی ہیں۔ لیکن بہرحال اِن کی سند موجود ہے۔ ہم سے جو یہ کہا جا رہا ہے کہ تم ہماری نقالی نہ کرو اس کے لئے تو

قرآن کریم میں کوئی سند موجود نہیں

اس کے لئے دیگر مذاہب میں، ہندو مت کو چھوڑ کر دیگر مذاہب میں بھی کوئی سند موجود نہیں۔ اور ہمیشہ اس کے برعکس نظارے نظر آتے ہیں۔ اگر کوئی شخص نقالی نہ کرے بلکہ مخالفت کرے تو یہ بُرا منایا جاتا ہے۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ دُنیا میں بڑی بڑی سمجھدار قوموں نے ہمیشہ اپنی تہذیب کی نقالی کروا کر حکومت کی ہے۔ اور برعکس طریق کو پسند نہیں کیا۔ چنانچہ آپ دیکھیں کہ

انگریزی حکومت کا جب عُروج تھا

تو خصوصیت کے ساتھ وہ اپنی تہذیب کی نقالی کرواتے تھے۔ رنگ تو نہیں بدل سکتے تھے۔ جو کالے تھے وہ کالے ہی رہتے تھے۔ لیکن ادائیں ساری صاحبوں والی ہو جاتی تھیں۔ وہی اُٹھنا بیٹھنا، وہی معیار، وہی صبح کے وقت نماز کے لئے عادت نہ بھی ہوتی تو اُٹھنے کی، تو بیڈ ٹی (BED-TEA) کی خاطر اُٹھنا پڑتا تھا۔ تو ساری ادائیں اس قوم نے اپنی دے دیں غلاموں کو غلام بنانے کے لئے، اپنے رنگ میں رنگین کر کے۔ تو ایسی تو چیزیں ملتی ہیں رومن ایمپائر کے متعلق بھی جب وہ عروج پر تھی۔ یہی پتہ چلتا ہے کہ لوگ رومن ایمپائر میں رہنے والوں کی نقل کیا کرتے تھے۔ انگریزی میں ایک محاورہ بھی ہے WHILE IN ROME DO AS ROMAINS DO. جب تم روم میں جاؤ تو وہی کیا کرو جیسا رومن کرتے ہیں۔ کیونکہ اچھا لگتا ہے، اس میں ہم آہنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ تو ایسی مثالیں تو ملتی ہیں کہ غیر قوموں نے اپنی نقالی پر مجبور کیا ہو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔

۔۔

لیکن ہم سے یہ کہا جا رہا ہے کہ

تُم ہماری نقالی نہ کرو

اس سے ہمیں تکلیف پہنچتی ہے۔ بہت دُکھ ہوتا ہے۔ یہ ایک عجیب واقعہ ہے۔ جس کے اندر کوئی بھی عقل کا پہلو مضمر نہیں۔ نہ ظاہر ہے نہ باطن۔ عقل سے کوئی دُور کا بھی اس بات کو تعلق نہیں۔ اِس لئے اس کے مختلف پہلو میں آج آپ کے سامنے کھول کر بیان کرنا چاہتا ہُوں۔ کیونکہ عام طور پر جب کوئی غیر احمدی مسلمان احمدیوں کو کہتا ہے کہ تمہارا کیا حق ہے ہم جیسے کیوں بنتے ہو، چھوڑ دو بننا کیا فرق پڑتا ہے۔ تمہارا مذہب اَور ہے۔ تمہیں ہم نے غیر مُسلم کہہ دیا ہے۔ تو عام بے چارے جو سادہ لوح احمدی ہیں اُن کو پُوری طرح جواب بن نہیں پڑتا کہ کیا کہیں۔ دِل تو گواہی دیتا ہے کہ بالکل لغو بات کر رہا ہے۔ لیکن مجلس میں دوسروں کو سمجھانے کی خاطر کھل کر کیا تجزیہ ہونا چاہیئے اس کا۔ کیا اس پر تبصرہ ہونا چاہیئے؟ اِن باتوں سے بعض احمدی بے بہرہ ہیں۔ اِس لئے تفصیلی تربیت کی خاطر مجھے یہ چیزیں باری باری لینی پڑ رہی ہیں۔ یعنی موضوع کے طور پر اُن کو میں چُن رہا ہُوں باری باری۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر کسی مذہب کا بھی PATENT ہو سکتا ہو اور اس مذہب والے یہ پسند نہ کریں کہ دوسرے اسے اختیار کریں جن کو PATENT

"جسمانی قُویٰ کا شگران کو فطرتی کاموں پر لگانا ہے!"
(آلفاخ قدسیہ)
پیشکش:- گلوب ربر مینوفیکچرس ۱/۲۵ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

چاہیئے اپنے مذہب کا۔

ساری دُنیا میں PATENT کا ایک رواج ہے

اس کو اخذ کریں اور اپنے اپنے مذاہب PATENT کروائیں۔ کہ جو شخص بھی اس مذہب کی نقل کریگا اس کے اُوپر یہ سزا یا یہ جرمانہ ہوگا اُس کو۔ مذہب کے قانون کے تابع تو کوئی سزا مل نہیں سکتی مذہب کی نقالی کی۔ اس لئے دُنیا کے قانون کی رُو سے ہوسکتی ہے سزا۔ جیسا کہ PATENT کی ہوجایا کرتی ہے تو اگر دُنیا میں یہ ممکن ہو تو وہ ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن

سب سے بڑی بات یہ ہے

کہ ہم اُن کی نقالی کرتے ہی نہیں ہیں۔ بلکہ اُن کی نقالی سے ہمیں کراہت آتی ہے۔ جھوٹ بول رہے ہیں کہ ہماری نقالی کرتے ہو۔

ہم اُن کی نقالی کیسے کر سکتے ہیں۔ نہ تو ہم اُن کی طرح اذان سے پہلے گانے گاتے ہیں، نہ اذان کے بعد۔ وہ پڑھتے رہتے ہیں کچھ اور گھنٹہ گھنٹہ لوگوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ اُن کے گھروں کے آرام میں مخل ہوتے ہیں۔ بیماروں کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اعلان پر عمل کیا جائے آپؐ کی سُنّت پر عمل کیا جائے

آج کل جو اذانیں دی جارہی ہیں

اُن کے تو رنگ ہی بالکل مختلف ہیں۔ صُبح بعض دفعہ اذان سے پہلے آدھا گھنٹہ ہمارے ربوہ میں تو مولوی صاحب خاص طور پر تنگ کرنے کی خاطر کئی کئی گھنٹے پہلے گانے گایا کرتے تھے۔ اور بعد میں پتہ چلا کہ وہ ریکارڈڈ ہوتے تھے۔ اُن کو کیا ضرورت تھی خواہ مخواہ آپ بھی ساتھ اُٹھیں۔ اِن کا مقصد تو لوگوں کو تنگ کرنا تھا اس لئے وہ ٹیپ ریکارڈر میں پنجابی کے گانے بھر لیتے تھے۔ اذان سے پہلے اور پھر اذان کے بعد گانوں کا سلسلہ یا گانیوں کا سلسلہ شروع ہوجاتا تھا۔ تو آپ کی نقالی کریں تو ہم تو ایسی اذانیں دیں پھر۔ ہم تو

حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نقالی

کرتے ہیں۔ آپ کی تو نقالی سے ہماری طبیعت متنفر ہے۔ کراہت کرتی ہے۔ کیونکہ ایسی ایسی اذانیں آپ نے اختیار کرلی ہیں جن کا ہمارے آقا و مولا حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے کوئی بھی تعلق نہیں تھا۔

ہمارے یہاں بھی شادیاں ہوتی ہیں

ہمارے یہاں بھی لوگ فوت ہوتے ہیں، ہم کب آپ کی نقالی ہیں۔ کبھی کبھی نہیں کی۔ سادگی سے شادیاں ہوتی ہیں۔ نہ بینڈ باجے، نہ ڈھول ڈھمکے، نہ اسراف، نہ دکھاوے، نہ نمائشیں، نہ نیوندرے ڈالنا۔ کونسی ادا ہم نے آپ سے سیکھی ہے جس سے آپ کو تکلیف ہو رہی ہے۔

ہمارے یہاں بھی لوگ مرتے ہیں

نہ ہم کھانے تقسیم کرتے ہیں، نہ گیارہویں نہ چالیسویں جو رسمیں ہیں آپ کی، ہم نے تو کبھی بھی نہیں اختیار کیں۔ اس لئے یہ بالکل جھوٹا الزام ہے کہ ہم آپ جیسا بننا چاہتے ہیں۔ آپ تو ہم سے ناراض ہوتے ہیں کہ ہم ایسا کیوں نہیں بنتے۔ بھول گئے ہیں اس بات کو کہ عجیب طبیعت ہے آپ کی جس طرح چاہیں مروڑیں اپنے آپ کو۔ کل تک تو یہ الزام دیا کرتے تھے کہ ہماری طرح کیوں نہیں کرتے تم۔ ہاتھ کیوں نہیں اُٹھاتے نماز کے فوراً بعد، چالیسویں کیوں نہیں مناتے۔ گیارہویں کیوں نہیں مناتے۔ فلاں شیرینی کیوں تقسیم نہیں کرتے۔ قوالیاں کیوں نہیں کرتے؟ ہر رسم جو آپ کی ہے وہ تم چھوڑ بیٹھے تھے۔ اور یہ ناراضگی تھی کل تک کہ ہمارے جیسے کیوں نہیں بنتے؟ اور اب ایسا اُلٹے ہیں کہ دماغ اُلٹ گیا ہے بالکل کُلّیتہً۔ یہ کہہ رہے ہیں ہمارے جیسے کیوں بنتے ہو؟ حالانکہ جھوٹ ہے بالکل۔ ہم تو آپ جیسا نہ بنتے ہیں نہ بننا پسند کرتے ہیں۔

ہم تو وُہ بننا چاہتے ہیں

جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام دُنیا کے لئے نمونہ بنایا تھا۔ یعنی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ۔ اور اُن لوگوں کی پیروی کرنا چاہتے ہیں اور کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ساتھ تھے۔ یعنی آپؐ اور آپؐ کے ساتھیوں کی۔ اس لئے اگر آپ تجزیہ کریں الزام کا تو سارا الزام ہی جھوٹا ہے۔

اب یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غلامی

سے کونسا دُنیا کا قانون یا شریعتِ اسلامیہ کا قانون روک سکتا ہے یا روکتا ہے۔ اور کس حد تک غلامی سے روکتا ہے اور کس کو روکتا ہے؟ سارے قرآن کریم میں، تمام حدیث میں نہ کوئی آیت نہ کوئی حدیث اشارۃً یا کنایۃً بھی کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غلامی سے روک رہی ہے۔ نہ قرآن پر عمل کرنے سے منع کیا جارہا ہے۔ بلکہ قدرِ مشترک طے کر کے غیروں کو بُلایا جارہا ہے۔

تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

کہ اے اہلِ کتاب! ہم تو قدرِ مشترک کی طرف بُلانے والے لوگ ہیں۔ جو تم مانتے ہو ہماری باتیں وہ تو اختیار کرلو۔ جن میں اختلاف رکھتے ہو تمہارا حق ہے جو چاہے اختلاف کرو۔ لیکن جو تم اپنے منہ سے کہتے ہو کہ ہاں یہ تمہاری باتیں اچھی ہیں وہ کیوں اختیار نہیں کرتے؟

کیسا عظیم الشان مذہب ہے؟

ساری دُنیا کو اشتراک کی دعوت دے رہا ہے۔ اس مذہب کا حُلیہ بگاڑ کر یہ کہا جارہا ہے کہ یہ قدرِ اشتراک پسند نہیں کرتا۔ غصہ آجاتا ہے اگر کوئی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غلامی اختیار کرے۔ اور آپؐ کے پیچھے چلے۔

جو آیات میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر سُنائی تھیں اُن میں یہی مضمون ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ؕ کہ اے لوگو! تمہارے لئے اللہ کے رسول یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم میں

ایک بہت ہی حسین اُسوہ

بنایا گیا ہے۔ ایک ایسا خوبصورت نمونہ رکھ دیا گیا ہے کہ اب جو کوئی بھی اللہ کو چاہتا ہے وہ اِس اُسوہ کی پیروی کرے۔ اور جو یوم آخر کی خواہش رکھتا ہے کہ یوم آخر میں وہ نجات دہندہ شمار ہو اُس کو بھی یہی چاہیئے کہ اس اُسوہ کی پیروی کرے۔ یہاں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اُسوہ کی پیروی کے لئے نہ مسلمان ہونا شرط قرار دیا گیا نہ کسی فرقے کی شرط رکھی گئی۔ ایک چیز مذہب کی قدرِ مشترک جو ہے وہ بیان فرمائی گئی ہے۔ کیسا عظیم کلام ہے۔ کوئی پہلو نہیں چھوڑا تاخیر کا۔ فرمایا لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ جو اللہ کو چاہتا ہے اور یوم آخر چاہتا ہے۔ اُس کے لئے چارہ نہیں اس کے سوا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔ تو

جب تک یہ قانون نہ بنائیں

کہ اللہ کو چاہنا جرم ہے اور یوم آخرت میں اپنی نجات ڈھونڈنا جرم ہے، جب تک یہ دو قانون پروسیڈ (PROCEED) نہ کریں، پہلے نہ بنائے جائیں اُس وقت تک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غلامی سے کوئی روک ہی نہیں سکتا کسی کو۔ تو آیات پر تبر رکھ کر آپ جو چاہیں کریں۔ لیکن ہماری گردنیں کاٹنے سے پہلے آیات کی گردنیں کاٹنی پڑیں گی۔ قرآن کریم میں کتر و بیونت کرنی پڑے گی۔ کیونکہ اتنی کھلی کھلی کتاب ہے۔ اتنا واضح کر دیتی ہے اپنے مضمون کو کہ کوئی بھی شک کی گنجائش باقی نہیں چھوڑتی۔

پھر فرماتا ہے اُن لوگوں کا ذکر کر کے، اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ۔ کہ وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں رسول نبی کی یعنی محمد مصطفےٰؐ کی جو اُمّی بھی ہے۔ اور اس کا جو ذکر پڑھتے ہیں اپنی کتابوں میں، فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ۔ تورات میں بھی اور انجیل میں بھی۔ اور اَلَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ سے مراد صاف پتہ چل رہا ہے کہ اہلِ کتاب ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کی دو کتابیں تو نہیں ہیں یہ۔ اَلَّذِيْنَ سے مراد وہ کون لوگ ہیں جو پیروی کرتے ہیں، اُن کا ذکر چل رہا ہے۔ اَلَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو تورات اور انجیل میں محمد رسول اللہ صلعم کا نام لکھا ہوا دیکھتے ہیں۔ اور

پیشتر اس کے کہ وہ مسلمان ہوجائیں

اُن کے دِل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور پھر وہ آپؐ کی پیروی کرتے ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں پھر ایمان اُن کو نصیب ہوتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اِن لوگوں سے کیا سلوک کرتے ہیں، کیا کہتے ہیں اُن کو؟ قرآن کریم نے چھ احسانات بتائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے۔ جو کوئی بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے محبت کرنے لگے اور اپنے آپ کو آپؐ کے حضور پیش کر دے کہ اب جس طرح چاہیں مجھے بتائیں میں حاضر ہوں۔ تو فرمایا "امر بالمعروف کرتے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم۔ اچھے اور نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں۔ اور نہی عن المنکر کرتے ہیں۔ بُرے کاموں سے روکتے ہیں۔ اور طیبات کو حلال کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اچھی چیزیں، پاکیزہ چیزیں کھایا کرو۔ اور خبائث۔ سے۔ گندگی اور سڑی بُودی چیزوں کو منع فرماتے ہیں کہ یہ چیزیں نہ کھایا کرو۔ اور بوجھ اُتارتے ہیں تمہارے، رسم و رواج کے جو بوجھ تم نے اپنے اوپر لاد رکھے ہیں اور گردنوں کے طوق کاٹ کے دُور کر دیتے ہیں۔

یہ چھ احسانات ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے جو آپؐ کے اُسوہ میں ملتے ہیں۔ اس کے مقابل پر فرمایا پھر ایمان لے آؤ۔

ایسے شخص پر ایمان لانا ضروری ہے

کیونکہ آخر پر ان ساری باتوں کو بیان کر دینے کے بعد فرمایا فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ۔ کیونکہ اہلِ کتاب کا ذکر چل رہا تھا اس لئے فرمایا ایسا رسول جو اتنا بڑا تمہارا محسن ہے۔ ایسے اچھے کام کر رہا ہے۔ ایسی پاکیزہ تبدیلیاں تمہارے اندر پیدا کر رہا ہے۔ آمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اللہ اور اس رسول پر ایمان لے آؤ۔ اَلَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَکَلِمٰتِہٖ وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ۔ اِس رسُول نبی اُمّی پر ایمان لاؤ جو اللہ پر ایمان لاتا ہے خود، اور اس کے کلام پر ایمان لاتا ہے۔ وَاتَّبِعُوْہُ اور اس کی پیروی کرو۔ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ۔ تاکہ تم ہدایت پا جاؤ۔ یہ ہے قرآن کریم کا حکم۔ اور بعض حکومتوں کا حکم یہ ہے کہ اس کی پیروی نہ کرو۔ کیونکہ ہمارے نزدیک چونکہ تم مسلمان نہیں ہو اس لئے ہم جو حکم دے رہے ہیں کہ محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرو۔ ورنہ سزا ملے گی۔ تو

آپ کی تو ہم پیروی کرتے ہی نہیں پہلے

نہ ہمیں کوڑی کی پرواہ ہے آپ کی پیروی کی۔ ہم تو جس کی پیروی کرتے ہیں قرآن میں حکم ہے کہ اس کی پیروی کرو۔ اس لئے یہ دیکھنا پڑے گا کہ اگر پیروی منع ہے تو کس کس جگہ منع ہے۔ کون کون سی جگہ منع نہیں ہے؟ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جب معروف کا حکم دیتے ہیں

اگر یہ نقالی ہے

اور اس سے آپ کو تکلیف ہوتی ہے تو احمدیوں کے لئے پھر یہ جُرم ہونا چاہیئے کہ وہ سچ بولیں۔ احمدیوں کے لئے جُرم ہونا چاہیئے (نہی عن المنکر فرماتے ہیں رسول اللہ صلعم) کہ وہ اگر چوری نہ کریں تو یہ جُرم ہے۔ جتنی نیکیاں اسلام میں لکھی ہوئی ہیں حضرت اقدس محمد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنی سُنّت سے کر کے دکھائی ہیں۔ وہ ساری نقالی ہیں۔ اُن میں سے کونسی ہے جو نقالی نہیں ہے۔ اور جتنی بُرائیاں منع فرمائی ہیں اُن سے بچنا نقالی ہے تو

پہلے یہ تو قانون بناؤ

کہ پاکستان میں اگر کسی احمدی نے کسی کو گالی نہ دی تو جُرم ہوگا۔ اور اگر کسی احمدی نے کسی کی چوری نہ کی تو یہ جُرم ہوگا۔ اگر قتل نہیں کرے گا تو جُرم ہوگا۔ اگر ڈاکہ نہیں ڈالے گا تو جُرم ہوگا۔ اگر غریبوں کی حق تلفی نہیں کرے گا تو جُرم ہوگا۔ اگر شراب نہیں پیئے گا تو جُرم ہوگا۔ اگر سؤر نہیں کھائے گا تو جُرم ہوگا۔ اگر وہ لوگوں کو حرام نہیں کھلائے گا تو جُرم ہوگا۔ ہر نیکی کو قانوناً اُلٹانا پڑے گا آپ کو۔ کیونکہ یہ نیکیاں ہم نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے سیکھی ہیں۔ اور قرآن فرما رہا ہے کہ آپؐ سے ہی سیکھو گے تم۔ آئندہ کے لئے ہر خیر کا پیمانہ آنحضورؐ کے خُم خانے سے ملے گا۔ اس لئے جب باہر کچھ رہا ہی نہیں تو نقالی کے بغیر چارہ ہی کوئی نہیں ہے کون سی دُنیا کی قوم ہے جو حضور اکرمؐ کی نقالی کے بغیر بھی پنپ سکتی اور تہذیب سیکھ سکتی ہے۔ کیونکہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ ہر قسم کی تہذیب، ہر قسم کی اعلیٰ زندگی، ہر قسم کی پاکیزگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے وابستہ فرما دی گئی۔ پس

اگر آپ روک سکتے ہیں

کہ اس سے ہمیں تکلیف پہنچتی ہے تو پھر قانون تفصیل سے بنائیے کہ جو بھی احمدی جس کو ہم کہیں گے غیر مُسلم ہے اُس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ہر بات میں اُلٹ چلنا ہوگا۔ تب ہمارے دِل کو ٹھنڈ پڑے گی۔ وہؐ احسان کیا کرتے تھے اگر تم بھی احسان کرو گے تو ہمیں بہت تکلیف ہوگی۔ بڑا غصّہ آئے گا۔ اس لئے ہم کہیں گے کہ تم احسان نہ کرو اور احسان فراموشی کیا کرو۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سچ بولتے تھے اور ہم نے تو تمہیں کافر سمجھ لیا ہے اس لئے تمہارا کیا حق ہے رسُول اللہ صلعم کی پیروی کا۔ تم جھوٹ بولا کرو۔ اور اگر سچ بولو گے تو قانون تمہیں تین سال کے لئے اندر کر دے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اپنا حق چھوڑتے تھے غیروں کے لئے۔ تم لوگوں کا حق مارو۔ تم کون ہوتے ہو حضورؐ کی پیروی کرنے والے۔ اس لئے جب تک ہمارے حقوق نہیں تلف کرو گے ہم تمہیں سزائیں دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جان اور عزت کی حُرمت قائم فرماتے تھے۔ اس لئے تم کون ہوتے ہو کہ جان اور عزت کی حرمت قائم کرو۔

یہ شکلیں ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

یہ کام تھے جو آپؐ کیا کرتے تھے۔ ان چیزوں کی طرف لوگوں کو بُلاتے تھے۔ تو سارا اسلام چھوڑ کر آپ کو صرف اذان کہاں سے نظر آ گئی ہے۔ یا مُسلمان کہلانا کہاں سے نظر آ گیا کہ بس یہی دو چیزیں ہیں گویا اسلام کی۔ میں آپ کو وجہ بتاتا ہوں کہ کیوں باقی چیزیں بھُول گئیں۔ اس لئے کہ وہ مشکل ہیں۔ وہ آپ نہیں کرتے۔ بہت سارے چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اس لئے مشکل کام جو ہیں وہ تو آپ ہی نہیں اُن سے ہو رہے، وہ ہمیں کیا کہیں گے کہ ہماری نقالی کرتے ہو۔ اس لئے جو کام آسان ہیں، چند رسموں سے کرنے ہیں وہاں انہوں نے نقالی ڈھونڈلی ہے۔ ایک مولوی نے اذان دے دی اور جماعت کھڑی کرا دی اور مُسلمان کہہ دیا۔ پیٹ آپ کا تب پھر تمام بھرنا ہوا۔ اس میں کونسا مشکل کام ہے۔ تو

جو مشکل کام تھے

اُن سے ہمیں نہیں روک رہے۔ کیونکہ آپ نہیں ہوتے وہ۔ نیکیاں خود کریں تو پھر کہیں نا کہ ہماری نقالی کرتے ہو۔ جھُوٹی قسموں سے باز آئیں عدالتوں میں تو پھر کہیں نا کہ ہماری نقالی کرتے ہو۔ ظلم اور سفّاکی اور لوگوں کے اموال لُوٹنا اور ہر روز قتل و غارت اور چوریاں ڈاکے، یہ سارے کام ہو رہے ہیں، اُس ملک میں جہاں احمدی "غیر مُسلم" ہیں۔ اور بڑی کثرت سے ہو رہے ہیں۔ تو ان سب کاموں میں ہمیں کیسے روکیں گے۔ کیونکہ اگر وہ روکیں گے تو آپ تو کر نہیں رہے۔ نقالی کس بات کی ہوگی پھر؟ پس یہ دو آسان کام ہیں۔ اس میں بڑی آسانی کے ساتھ الزام لگ سکتا تھا کہ نقالی کرتے ہو۔ کیونکہ

ہر مسجد میں اذان ہوتی ہے

اور ہر مسلمان جو مُسلمان کہلانا چاہتا ہے ہر وہ شخص، خواہ دِل میں ایمان ہو یا نہ ہو۔ ساری زندگی اُس نے کبھی نماز پڑھی ہو یا نہ پڑھی ہو۔ بدکاریوں میں مُبتلا ہو، چور ہو، اُچکا ہو۔ کمیونسٹ ہو چکا ہو۔ اسلام پرہنستا ہو۔ اس کے لئے مُسلمان کہنا کونسا مشکل کام ہے؟ اور اگر اس کے دِل میں کوئی تقویٰ ہی نہیں ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کرنے میں اس کے لئے کونسا مشکل ہے۔ سو بسم اللہ کر کے وہ یہ دونوں شرطیں پوری کرے گا۔ تو یہ وجہ ہے جو انہوں نے چُنی ہیں یہ باتیں۔

تبلیغ چھوڑ دی ہے

خود۔ ہمیں جو تبلیغ والے معاملے میں ایک استثناء ہے۔ میں اس سے الگ اس کو کہہ رہا ہوں کہ غیروں نے تبلیغ چھوڑ دی ہے۔ اور ہمیں تبلیغ سے اس لئے منع کرتے ہیں کہ اس کے نتیجے میں تمام دُنیا میں احمدیت کا غلبہ ہو جائے گا۔ اور یہ تو براہِ راست ہٹ (HIT) کرتی ہے چونکہ تبلیغ، اس لئے مشکل بنی ہوئی ہے ان کو۔ ورنہ تو خود بھی تبلیغ چھوڑ بیٹھے ہیں۔ عام دستور تو یہ ہے۔ کہ جو خود چھوڑ بیٹھے ہیں ان میں منع نہیں کیا۔ جو خود کرنا آسان تھا وہ منع کر دیا۔ ایک تیسری چیز تبلیغ ہے۔ وہ کیوں فرق کیا گیا وہ میں بتا رہا ہوں۔ کیونکہ تبلیغ کے متعلق یہ سمجھتے ہیں کہ اگر تبلیغ کی ان کو اجازت دی گئی تو اس تیزی کے ساتھ جماعت پھیلتی چلی جائے گی کہ ہماری اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو جائے گی۔ اور ان کی اقلیت اکثریت میں تبدیل ہو جائے گی۔ اس لئے مجبوری ہے۔ بہرحال یہ تمام اُمور وہ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ اور جن کی طرف لوگوں کو بُلایا کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ یہ کام کرتے ہیں یعنی حضرت رسُول اللہ صلعم کی نقالی کرتے ہیں اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

یہ لوگ اللہ سے پیار کرتے ہیں

اللہ کو چاہتے ہیں، وہ نیک لوگ ہیں۔ نجات دہندہ ہیں۔ جو لوگ آخرت کے دن سُرخرو ہونا چاہتے ہیں وہ نجات دہندہ ہیں۔ تو یہ سارے قانون پہلے بنانے پڑیں گے کہ اللہ کو چاہنا جُرم ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی نیک باتوں میں پیروی جُرم ہے۔ اور پھر نیک باتوں کی تفصیل بتائی جائے۔ اور جتنی بڑی نیکی ہوگی اتنی بڑی سزا ملنی چاہیئے۔ کیونکہ جُرم بھی اتنا بڑا ہوگا۔ اگر سچائی سب سے بڑی نیکی ہے تو سب سے بڑی سزا سچائی پر ملنی چاہیئے۔ اور آپ سمجھ رہے ہوں گے کہ یہ ایسی باتیں ہیں جو ہو نہیں سکتیں۔ کچھ ہو بھی چکی ہیں اُن میں سے۔

اِس وقت پاکستان دُنیا کا ایک واحد مُلک ہے

جہاں سچائی کے جُرم میں سزا مقرر ہو چکی ہے۔ مثلاً جب احمدیوں کو کہتے ہیں کہ تُم اپنے آپ کو غیر مُسلم کہو۔ تو وہ شخص جو دِل سے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر ایمان رکھتا ہو اور قرآن کو تعمیل کے قابل، واجب التعمیل کتاب سمجھتا ہو اور اُس کے سارے ایمان کی بنیادیں وہی ہوں جو قرآن کریم نے مقرر فرمائی ہیں تو جب وہ مُنہ سے یہ کہے گا کہ میں غیر مُسلم ہوں تو وہ جھوٹ بول رہا ہوگا۔ بس ایک ہی مُلک ہے ساری دُنیا میں جہاں جھوٹ کی سزا نہیں جھوٹ پر شاباش مقرر ہوئی ہے۔ اور سچ پر سزا مقرر ہو گئی ہے۔ تو میں نے جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا تھا

قرآنِ کریم کی تعلیم ایسی عظیم الشان تعلیم ہے

کہ جب اس کو آپ چھوڑتے ہیں، آپ کے اندر کجیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور لغویات آپ کی ظاہر ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ آپ کے لئے چارہ نہیں رہتا کہ قرآنی تعلیم کو چھوڑنے کے بعد لغویات اور کجیوں سے خود بچ سکیں۔ کہ چونکہ قرآنی تعلیم کے خلاف ایک حکم دیا تھا، اس کی لغویت خود بخود ظاہر ہونی شروع ہو گئی۔ عملاً یہ پہلا قدم اُٹھایا گیا ہے اس مُلک میں کہ

سچ بولنے کی سزا تین سال قید بامشقت

اور لامتناہی جرمانہ بھی ہو سکتا ہے۔ سچ اور جھوٹ کی تعریف اس کے سوا ہو ہی نہیں سکتی کہ جو انسان سمجھتا ہو اُس کے خلاف بیان دے۔ سچ یہ نہیں ہے کہ واقعۃً یہ بات درست ہے کہ نہیں ہے۔ سچ یہ ہے کہ جو میں نے دیکھا اور میں نے سمجھا اُس کو بیان کروں۔ مثلاً

زاویۂ نگاہ بدلنے سے

چیزیں مختلف دیکھی جاتی ہیں۔ ایک انسان کی آنکھ میں بیماری ہے جو سبز دیکھتا ہے۔ کالے کو سبز دیکھتا ہے یا سبز کو سُرخ دیکھتا ہے اس قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں آنکھوں کی۔ یا یہ کہنا چاہیئے کہ سبز رنگ نہیں دیکھ سکتا۔ صرف کالا ہی سبز کو دیکھتا ہے۔ غالباً COLOUR BLINDNESS اسی کو کہتے ہیں۔ سفید نہیں دیکھ سکتا۔ گرین نہیں دیکھ سکتا۔ یہ دونوں بلیک اینڈ وہائٹ یا ان کے شیڈز نظر آتے ہیں اس کو۔ تو یہ بھی ایک شکل ہے۔ اس میں اگر ایک آدمی ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے، وہ کہتا ہے کہ بتاؤ کیا دیکھ رہے ہو تم۔ اور اُس کو سبز رنگ سیاہ نظر آ رہا ہو، اگر وہ یہ کہے کہ مجھے سبز نظر آ رہا ہے تو جھوٹ بول رہا ہے حالانکہ واقعۃً وہ سبز ہے۔ اِس لئے

سچ اور جھوٹ کا تعلق

ہر ذات کے اندرونے سے ہے۔ واقعۃً کوئی چیز سچ تھی یا نہیں تھی، اِس بات کا تعلق تحقیق سے ہے۔ اور سب سے زیادہ حقیقی علم اللہ رکھتا ہے۔ لیکن جہاں تک انسان کا تعلق ہے سچ اس کو کہتے ہیں جو وہ سمجھ رہا ہے۔ جو وہ دیکھ رہا ہے۔ اگر اس کے برخلاف بیان کرے گا تو وہ جھوٹا ہے۔ تو اگر ہم اسلام کو سچا سمجھ رہے ہیں تو اس کے برخلاف بیان کرنے سے لازمًا جھوٹے ثابت ہوں گے۔ ایک خرابی تو اُن کو یہ اختیار کرنی پڑ رہی ہے۔ دُوسرے یہ کہ نہ صرف جھوٹا بنانا چاہتے ہیں بلکہ مُکذّب بنا رہے ہیں۔ یعنی جب کہتے ہیں تم کہو ہم غیر مُسلم ہیں، تو غیر مُسلم بغیر تعریف کے تو کوئی چیز نہیں ہے۔ نہ کسی مذہب کا نام ہے۔

غیر مُسلم ایک منفی نام ہے

جس کے نتائج بھی محض منفی ہیں۔ یعنی ہندو، سکھ کہنا تو اور بات ہے، لیکن جب غیر مُسلم کہتے ہیں تو یہ ایک منفی مذہب ہے، جس کا مطلب ہے کہ مُسلم نہیں ہو۔ اسلام کی تکذیب کرنے والے ہو۔ اِس لئے کہتے ہیں، تم اپنے آپ کو غیر مُسلم کہو یعنی انکار کرو کہ خدا ایک ہے اِس کے بغیر غیر مُسلم بن نہیں سکتے۔ یہ کہو کہ حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نعوذ باللہ جھوٹے تھے اور سب قرآن اپنی طرف سے بنا لیا تھا۔ یہ کہو کہ فرشتوں کا کوئی وجود نہیں ہے۔ نہ جنّت جہنّم حق ہیں۔ یوم آخرت سب قِصّوں کی باتیں ہیں۔ اور یہ کہو کہ یہ قرآن کیا حقیقت رکھتا ہے۔ کچھ بھی اس کے معنی نہیں ہیں۔ یہ ساری باتیں کہو تب غیر مُسلم بنتے ہو۔ اور جب وہ ہمیں کہتے ہیں غیر مُسلم کہو اپنے مُنہ سے تو صرف یہ نہیں کہتے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو اپنے لئے۔ وہ کہتے ہیں اِن سب سچوں کی تکذیب بھی کرو ساتھ۔

کاذِب بھی بنو، مکذّب بھی بنو

یہ قانون بنا ہے اس وقت مُلک میں۔ کیسے ممکن ہے کہ کوئی احمدی جھوٹ بولے اور پھر مکذّب بھی بن جائے۔ لیکن کہتے یہ ہیں کہ ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ یعنی تم اگر کہو میں مُسلمان ہوں تو عوام النّاس اس سے یہ نتیجہ نکالیں گے غلطی سے بیچارے کہ تم کہہ رہے ہو اللہ ایک ہے اور تمہارا یہ کہنا کہ اللہ ایک ہے کتنی تکلیف دیگا لوگوں کو۔ کہتے ہیں ہمارے دِلوں میں تو آگ لگ جاتی ہے اِس بات سے۔ اتنی ہمیں تکلیف ہوتی ہے کہ ہمارا دِل چاہتا ہے کہ اپنے سینوں کی آگیں تمہارے گھروں میں منتقل کر دیں۔ اور پھر ہم کرتے بھی ہیں۔ یعنی غیر احمدی عُلماء کا یہ ہے اصل دعوٰی۔ کہتے ہیں، دیکھو لو، ہم سارے پاکستان میں تقریریں کر رہے ہیں کہ ان کے گھروں کو آگ لگا دو۔ جب تک یہ اپنے آپ کو غیر مُسلم نہ کہیں۔ تو گویا سینوں کے اندر وہ آگ جو تم نے بھڑکا دی ہے اللہ کو ایک کہہ کر وہ تو بجھ ہی نہیں سکتی جب تک تمہارے گھروں کو ہم آگ نہ لگا دیں۔

تم کہتے ہو حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سچے ہیں اور واجب التعمیل ہیں، اُن کی پیروی کرنا ضروری ہے۔ کہتے ہیں اتنا بڑا ظلم۔ ہمیں تو بڑی سخت تکلیف ہوتی ہے کہ کوئی شخص کہے کہ رسول اللہ صلعم سچے ہیں۔ اس لئے جب تک جھوٹا نہ کہو گے

ہمارے دِل کو ٹھنڈ نہیں پڑے گی

قرآن کو جھوٹا کہو، فرشتوں کو جھوٹا کہو۔ یوم آخرت کو غلط کہانی بیان کرو۔ پھر ہم کہیں گے ہاں الحمدُ للہ اب تم ہمارے بھائی ہو۔ اب تمہیں ہم سارے حقوق دیتے ہیں جو پہلے تم سے ہم نے چھین لئے تھے۔ تو

قرآنِ کریم کو چھوڑ کر

جب آپ کوئی طریق اختیار کرتے ہیں تو ہر چیز اُلٹ جایا کرتی ہے۔ اس کو کہتے ہیں کتاب کا کمال کہ کھیلنے نہیں دیتی اپنے آپ سے۔ ذرا آپ اس سے کھیلنے کی کوشش کریں گے، جس طرح بڑی طاقت کی بجلی ہو۔ اُس کا غلط استعمال دھکا دیتا ہے۔ بعض دفعہ ہلاک کر دیتا ہے۔ تو قرآن تو اتنی قوی کتاب ہے، اس کے قانون کے مطابق آپ اس کو استعمال کریں تو ایک عظیم الشان طاقت ہے۔ اس کے اندرونی قانون کے برعکس جب بھی اس کو استعمال کرنے کی کوشش کریں گے، یہ ہلاک کر دے گی آپ کو۔ دُنیا کی زندگیاں کیا حیثیت رکھتی ہیں اس کے مقابل پر۔ یہ تو وہ پیغام ہے کہ اگر پہاڑ بھی جرأت کریں اور بڑی بڑی

دُنیا کی عظمتوں کے پہاڑ بھی

ہوں یعنی بڑی بڑی قومیں ہوں تو اُن کو بھی یہ قرآن پارہ پارہ کر سکتا ہے ایک جھٹکے میں اگر غلط استعمال کریں گے تو۔ تو یہ ہو رہا ہے اِس وقت کہ قرآن کریم کی تعلیم کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں ہر بات اُلٹ چکی ہے۔ ہر بات بے معنی اور لغو ہو گئی ہے۔ اور جو چیزیں اچھی لگنی چاہئیں وہ بُری لگنے لگ گئی

ارشادِ نبوی صلعم

مِنْ شُکْرِ النِّعْمَةِ اِفْشَاءُهَا (کنز العمال)

ترجمہ:- شُکر کا ایک طریق نعمتِ خداوندی کا بکثرت تذکرہ کرنا ہے!!

مُحتاجِ دُعا:- یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

ہیں - جو بُری لگنی چاہئیں وہ اچھی لگنے لگ گئی ہیں ۔

قرآن کریم ایک ایسی کامل کتاب ہے

کہ ہر احتمال کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کا بھی ذکر فرماتی ہے ۔ اور کوئی احتمال بھی باقی نہیں چھوڑتی ۔ چنانچہ اس پہلی آیت میں جو فرمایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو یہ کام کرتے ہیں اور یہی ہیں جو ہدایت یافتہ ہیں یا نجات یافتہ ہیں ۔ تو یہ سوال جیسا کہ اُٹھایا گیا ہے اس پر میں بحث کر چکا ہوں کہ یہ ساری چیزیں مُسلمانوں کی ہی ہیں ۔ غیر مُسلموں کو کوئی حق نہیں ہے آنحضرتؐ کی پیروی کرنے کا ۔ یہ نافرمانی کریں گے تو ہمیں ٹھنڈ پڑے گی ۔ اگلی آیت میں قرآن کریم ان ہی علماء کو مخاطب کرتا ہے ۔ فرماتا ہے کہ ایسی کوئی بات نہیں ۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نہ کسی قوم کے لئے ہیں نہ کسی ایک مذہب کے لئے ہیں بلکہ

ساری کائنات کے لئے

خُدا نے اُن کو بنا کر بھیجا ہے اور یہاں یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کہہ کر مخاطب نہیں فرمایا ، بلکہ فرمایا قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ. کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ! یہ اعلان کر دے اور اُن کے دماغوں کی پیدا کردہ ہر قسم کی غلط فہمی کو دُور کر دے ۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا اے بنی نوعِ انسان ! اے آدم کی تمام اولاد ! جو رُوئے زمین پر بستے ہو ، مجھے خدا نے تم سب کے لئے رسُول بنا کر بھیجا ہے ۔ اور کیوں نہ ہو ، مَیں اُس خُدا کی باتیں کرنے آیا ہُوں ، اَلَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ جو زمینوں کا بھی خدا ہے اور آسمانوں کا بھی خدا ہے ۔ وہ ساری کائنات کا مالک ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وہ ایک ہی خُدا ہے اُس کے سوا اور کوئی نہیں ۔ وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور وہی ہے جو مارتا ہے ۔ پس اے زندگی کے خواہاں ! میری طرف آؤ ۔ اور اے مَوت سے ڈرنے والو ! تم بھی میری طرف آؤ کیونکہ آج اُس خُدا کی ملوکیت مَیں تقسیم کر رہا ہُوں جو زندگی اور مَوت کا خُدا ہے ۔

یہ اعلان ہے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا

جو تمام بنی نوعِ انسان کو خیر میں شامل کر رہا ہے ۔ کسی کو بھی اپنے خیر کے کسی ایک ذرّے سے بھی باہر نہیں نکال رہا ۔ تو اگر کوئی توہّم دِل میں تھا بھی ، کوئی وہم باقی بھی تھا کہ شاید ساری اچھی باتیں تم لوگوں کے لئے ہیں جن کو ہم مسلمان سمجھتے ہیں تو اللہ نے فرمایا نہیں ، یہ تو سارے انسانوں کے لئے ہیں ۔ پھر فرمایا وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ۔ پیروی کرو اس کی ۔ اگر تم ہدایت چاہتے ہو تو اِس رسولؐ کی پیروی کے سوا اے بنی نوع اِنسان ! تمہارا گزارہ نہیں ۔ اُس پر ایمان لاؤ ۔ اللہ پر ایمان لاؤ ۔ اُس کے کلمات پر ایمان لاؤ ۔ جیسا کہ یہ کرتا ہے ۔ وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ۔ اور یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا اللہ پر ایمان بتا کر خُدا سے وسیلہ ہونا بھی بتا دیا گیا کہ

اللہ پہ حقیقی ایمان لانے والا

تو یہی ہے ۔ اگر تم اللہ پر ایمان لانا چاہتے ہو تو اس کے واسطے سے ۔ اِس کے وسیلے سے آؤ گے جس خُدا کو یہ سمجھا ، جس خُدا کو اس نے دیکھا ، اس پر ایمان لاؤ ، تب خدا پر ایمان ہوگا ۔ کس طرح کاٹ سکتے ہیں یہ اُمّتِ محمدیہ سے اُس شخص کو جو بنی نوعِ انسان کا ایک جزو ہے اگر وہ چاہے یہ فیصلہ کرے کہ اس پیغام کو سُن کر لبّیک کہے تو ہے کون جو رستے میں روک ڈال دے ۔ اور کھڑا ہو جائے کہ نہیں مَیں تمہیں رسُول اللہ صلعم کی پیروی نہیں کرنے دُوں گا ۔ عملاً اس کا نتیجہ ایک اَور نکلے گا ۔ ہر بات جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا قرآن کے خلاف جاتی ہے ۔ ایک برعکس نتیجہ بھی پیدا کر دیتی ہے ۔

وہ چاہتے تھے ہمارے حقوق پر قدغن لگانا ، ہمارے حقوق کو محدُود کرنا ، اور نتیجہ یہ نکلا کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے حقوق پر قدغن

لگا دیا ۔ آپؐ کے حقوق کو محدُود کر دیا ۔ اگر وہ ہمارے لئے رسُول نہیں ہیں تو قرآن تو کہتا ہے بنی نوع کے لئے رسُول ہیں ۔ اگر وہ احمدیوں کے لئے رسُول نہیں ہیں تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم جن کے لئے بھیجے گئے تھے اُن میں سے احمدیوں کو آپ نے نکال کر ایک طرف کر دیا ۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ کا دائرہ چھوٹا کر دیا اپنی طرف سے دیکھئے

قرآن کریم کی نافرمانی

آپ کو کہیں کا بھی نہیں چھوڑے گی ۔ حملہ کسی اور جگہ کرنا چاہتے تھے وار کہیں اور پڑ رہا ہے ۔ جیسے بعض لوگ بیمار ہو جاتے ہیں ، قدم کسی اور طرف رکھنا چاہتے ہیں ، اور طرف پڑ جاتا ہے قدم ۔ تو مخبوط الحواس ہو جاتے ہیں وہ لوگ جو قرآن کریم کی تعلیم اور اصولوں کو چھوڑ کر پھر کوئی اقدام کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔ ہر قدم لازماً غلط پڑے گا ۔ اگر قرآنی تعلیم کو آپ چھوڑ دیں گے ۔ اور یہ اس کا نمونہ ہے ۔ قرآن کہہ رہا ہے ' اَے بنی نوعِ انسان ! تم سب کے لئے رسُول ہے اور تم سارے اس کی اطاعت کرو اور اس کی پیروی کرو ۔ اور یہ کہہ رہے ہیں ، نہیں ، سب کے لئے رسُول نہیں ۔

جن کو ہم غیر مُسلم قرار دیں

اُن کے لئے محمد رسول اللہ صلعم رسُول نہیں ہیں ۔ اور اگر وہ پیروی کریں گے تو قرآن کے بیان کے مطابق تو ہم ان کو قتل کریں گے ۔ گویا کہ خود قتل کرنے والے اس جُرم میں قتل ہونے ہوں گے کہ رسُولِ اکرم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی پیروی کر رہے ہیں ۔ اور یہ سارے جُرم قرار دینے پڑیں گے ۔ سیرت کے اُوپر پہلے مضمون تیار ہوگا کہ یہ یہ باتیں ہیں جو سیرت کا حصّہ ہیں اور اوّل سے آخر تک سارے جرائم بن جائیں گے ان کے لئے جن کو یہ غیر مُسلم سمجھتے ہیں ۔ یعنی سیرت کی دو شکلیں بن جائیں گی ۔ وہی سیرت بالکل بنی نوعِ انسان کے حقوق سے تعلق رکھنے والی سیرت ، بعض لوگوں کے لئے نیکی اور بعض لوگوں کے لئے بدی ۔

تو کسی پہلو سے بھی کوئی عقل کی بات ایسی نظر نہیں آتی جس کی ایسی شکلیں نہ ہوں ۔ تبھی قرآن کریم ایک آیت میں ان لوگوں کے حال اور ذہنوں کا نقشہ کھینچتا ہے ؛ اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ۔ ایک بھی عقل والا تم میں باقی نہیں رہا !؟ کیوں نہیں دیکھتے بڑی بڑی کرسیوں پہ بیٹھے ہوئے ہم کیا کر رہے ہیں ؟

بہر حال

جہاں تک جماعتِ احمدیہ کا تعلق ہے

وہ تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا دامن نہیں چھوڑے گی ۔ اور یہ جو لوگ کہتے ہیں کہ مَیں بار بار کہتا ہُوں ، بڑی شدت اور قوت کے ساتھ کہ لازماً ہم جیتیں گے کیوں کہتا ہوں ؟ اِس لئے کہ اب یہ

حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر حملہ

کر رہے ہیں ۔ اور قرآن پر حملہ کر رہے ہیں ۔ جس تعلیم سے ہمیں روکتے ہیں وہ قرآن کی تعلیم ہے ۔ جس سُنّت سے ہمیں باز رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سُنّت ہے ۔ اور یہ وہ دو ایسی چیزیں ہیں جن کی خدا سب سے زیادہ غیرت رکھتا ہے ۔ ناممکن ہے کہ قرآن پر حملہ کرنے دے خدا اُن کو اور چھوڑ دے خالی ۔ اور سُنّت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر حملہ کرنے دے اور باز پُرس نہ فرمائے ۔ اس لئے اُن کا معاملہ تو اَب

براہِ راست خُدا سے ٹکّر کا معاملہ

بن چکا ہے ۔

جہالت کی حد ہے کہ قرآنی تعلیم پر عمل کرو گے تو ہمیں غصّہ آئے گا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی غلامی کا دم بھرو گے تو ہمیں اتنی تکلیف ہوگی کہ جب تک تمہیں مار نہ لیں ، تمہیں قتل نہ کر لیں ، تمہیں انسانی حقوق سے محرُوم نہ کر لیں ہمارا سینہ ٹھنڈا نہیں ہوگا ۔ یہ شکل بن چکی ہے اَب ۔ تو اللہ فضل فرمائے ، یہ قوم کی موجودہ حالت ہے ۔ یہ بہت ہی خطرناک ہے ۔ اور مظالم میں بڑھتے چلے جاتے ہیں رُکتے نہیں ہیں کسی جگہ ۔ مثلاً مَیں نے آپ کو سُنایا تھا باجوہ صاحب وغیرہ کا قصّہ ، جس قدر اُن پر ظلم ہُوا ۔ یعنی بوڑھے بزرگ گھروں میں بیٹھے ہوئے اِس جُرم میں اُن کو پکڑ کے گھروں سے نکالا گیا کہ آپ ایک مولوی کے اغواء کرنے کی کوشش میں شامل تھے ۔ اُن کی عمریں دیکھو ، اُن کے مقام دیکھو ، اِن کا سابقہ ریکارڈ دیکھو ۔ تمام دُنیا کی پولیس میں سے جو جاہل سے جاہل لوگ ہیں وہ بھی ان باتوں کا خیال رکھتے ہیں ۔ لیکن

ایک توقّع تھی انصاف کی

کہ شاید عدالتوں میں انصاف مل جائے۔ اب ان کی حالت یہ ہے کہ ہائی کورٹ نے کل ضمانت یہ کہہ کر مسترد کی ہے کہ ہمیں حکومت کی طرف سے حکم آیا ہے کہ ہم اِس مقدمے کو تم سے لے کر فوجی عدالت میں دینا چاہتے ہیں۔ اس لئے تم بااختیار ہی نہیں کسی ضمانت کو قبول کرو۔ یعنی صاف معلوم ہوتا ہے کہ اِس مقدمے میں کچھ بھی نہیں، جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ لیکن یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ ہم نے ظُلم سے باز نہیں آنا۔ اس لئے کب تک خُدا اُن کو ظُلم کی اجازت دیتا ہے؟ یہ تو ہم نہیں کہہ سکتے۔ لیکن

ہر قدم سفّاکی کی طرف

اُٹھ رہا ہے، یہ ہم کہہ سکتے ہیں۔ اور کب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تقدیر ظاہر ہوگی جو مُجرموں کے حق میں ہمیشہ ظاہر ہُوا کرتی ہے، یہ بھی ہم نہیں کہہ سکتے۔ لیکن یہ جانتے ہیں کہ جب تک اللہ ہمیں آزمائے گا ہم صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے ــــ اور مُسْلِمِیْن کہتے ہوئے جان دیں گے۔ راضی برضا رہتے ہوئے اپنا سب کچھ لُٹائیں گے۔ ایک بھی ایسا احمدی نہیں ہوگا اِنشاء اللہ تعالیٰ جو خدا تعالیٰ کا شکوہ کرتا ہُوا مر رہا ہو۔ وہ مالک ہے لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہم تو اس پر ایمان لائے ہیں۔ اِس لئے جب تک چاہتا ہے، اپنے بندوں کو آزمائے گا۔ ہم اِنشاء اللہ تعالیٰ غلامی کی ساری شرطیں پُوری کریں گے۔ یہ بات کبھی نہ چھوڑیں اپنے ہاتھ سے۔

صبر حضرت اقدس محمّد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم سے سیکھیں

اور جس طرح آپؐ نے صبر کیا ہے ویسا صبر کریں۔ اِس صبر کے دَوران کئی لوگ ہیں جو مجبوریوں کی حالت میں مرے تھے۔ کتنے ہی تھے جو تکلیفیں برداشت نہ کرکے جان دے گئے، پیشتر اِس کے کہ فتح مکّہ ہوتی۔ امر واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کی زندگی کے تقریباً تمام دن ہی صبر میں گزرے ہیں۔ فتح مکّہ کے بعد تو ایک سال صرف آپ زندہ رہے اِس دُنیا میں اور پھر جلد وصال ہوگیا۔ اور

مدینہ کا دَور بھی تو مظلومیت ہی کا دَور تھا

اُدھر سے حملے ہو رہے تھے غیروں کی طرف سے، اِدھر سے گھر کے اندر یہودی ریشہ دوانیاں کر رہے تھے۔ کہیں زہر دیا جاتا تھا، کہیں چکّی کے پاٹ پھینکے جاتے تھے اُوپر سے۔ کہیں مُسلمان عورتوں کی بے عزّتیاں کی جاتی تھیں۔ اور دُکھ دیا جاتا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم کو۔ ساری زندگی دُکھوں میں کٹی۔ آخری جو ایک سال یا ڈیڑھ سال کی زندگی ہے وہ ہے جس کو آپ کہہ سکتے ہیں کہ امن کا دَور ہے۔ لیکن کُلّیتہً امن کا یہ بھی نہیں۔ کیونکہ بعض غزوے اس کے بعد بھی ہُوئے ہیں۔ اور ہر طرف سے بے اطمینانی کی خبریں بھی ملتی رہتی ہیں۔ تو

اُسوۂ رسُولؐ کو اگر آپ سختی سے پکڑ لیں

یعنی بڑی مضبوطی کے ساتھ اُس پر کاربند ہو جائیں تو پھر آپ کا کوئی بگاڑ نہیں سکے گا۔ ہم میں سے بعض ایسے بھی ہوں گے جو بے چارے فتح کی تمنّا لئے ہوئے اِس دُنیا سے رُخصت ہو جائیں گے۔ مگر مرتے وقت اُن کو راضی برضا رہنا چاہیئے۔ اور ان کی ان نیکیوں کے صدقے اُن کی ان بھلائیوں کے صدقے ایسی نسلیں آنے والی ہیں جو فتح میں آنکھیں کھولیں گی۔ اور وہ سوچ بھی نہیں سکیں گی کہ ہمارے ماں باپ نے کیسی کیسی دردناک قربانیاں دی تھیں اِس فتح کے لئے۔ اِس لئے یہ تو بہر حال ہوگا کہ

جس شخص نے قرآن پر ہاتھ ڈالا ہے

وہ لازماً ہاتھ کاٹا جائے گا۔ جس نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے فیض کو محدود کرنے کی کوشش کی ہے اُس کے فیض کے چشمے سُوکھیں گے۔ محمّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے فیض کے چشموں کو کوئی سُکھا نہیں سکتا۔ اِس لئے لازماً

اُن کے مقدّر میں حسرتناک شکست ہے

اِس میں کچھ شک نہیں۔ یہ یقین آپ رکھیں۔ کیونکہ اِس کے لئے ساری تاریخ ہمیں بتا رہی ہے کہ ہمیشہ یہی ہوتا آیا ہے۔ ایسا ہی ہوگا۔ ہاں چند آدمی بیچارے جو پہلے وفات پا جائیں یا دُکھوں کی تاب نہ لا کر جانیں دے دیں اُن کا معاملہ اُن کے خُدا کے ساتھ ہے۔ میں تو صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ ایک سانس بھی مرتے وقت تک

احمدی کا ناشکری کا نہیں ہونا چاہیئے۔

راضی برضا رہتے ہُوئے

ہنستے ہوئے، اپنے ربّ کو مخاطب کرتے ہُوئے جان دے کہ اے خُدا! میں تیرے بندوں کی طرح رہا۔ تیرے بندوں کی طرح جان دے رہا ہوں۔ تو مجھے اپنے بندوں میں لکھ لے۔ اور آج مجھ سے وہ پیار کا سلوک فرما جس کا تو نے قرآن میں وعدہ دیا تھا کہ اے میرے بندو! تم نے بندگی کا حق ادا کر دیا۔

فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ

آؤ اب میرے بندوں کی جنّت میں داخل ہو جاؤ، یہ میری جنّت ہے!!

تحریکِ دُعائے خاص

(۱) ربوہ سے بذریعہ ڈاک ملنے والی تازہ اطلاع کے مطابق حضرت سیّدہ اُم زینب صاحبہ مدظلہا العالی بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہٗ جو تشویشناک طور پر علیل ہونے کے بعد لاہور میں زیرِ علاج ہیں کی حالت پہلے سے زیادہ نازک اور تشویشناک صُورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ پہلے دل محفوظ تھا مگر اب وہ بھی کمزور ہو رہا ہے اور رفتہ رفتہ دل کی قوّتِ مدافعت کمزور ہوتی جا رہی ہے۔ قارئینِ بدر حضرت سیّدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عُمر کے لئے دُعا کی خصُوصی درخواست ہے۔

(۲) اسی طرح محترمہ صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ بیگم محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب پر بھی گزشتہ دنوں دو مرتبہ دل کی تکلیف انجائنا کا حملہ ہُوا ہے۔ جس کے پیشِ نظر بعض ڈاکٹروں نے دل کا آپریشن تجویز کیا ہے۔ مزید طبّی معائنہ کرایا جا رہا ہے۔ محترمہ موصوفہ کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و عافیت والی درازیٔ عمر کے لئے بھی قارئین سے دُعا کی خصوصی درخواست ہے۔

(۳) محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر مقیم حیدرآباد جنہیں عرصہ قریباً چار سال قبل دل کا عارضہ ہُوا تھا بغرض علاج مع اہلیہ ماہِ رواں کے آخر تک امریکہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ قارئین بدر سے محترم موصوف کی کامل صحت و شفایابی اور بخیر و عافیت مراجعت کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

ولادتیں

(۱) قادیان ۲۳ ظہور (اگست)۔ آج ہی ربوہ سے بذریعہ ڈاک یہ خوش کن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ظہیر احمد خان صاحب ابن محترم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب مرحوم اور مکرمہ امۃ الناصر صاحبہ بنت محترم نواب زادہ مسعود احمد خان صاحب مرحوم کو بتاریخ ۸؍۲۷ لاہور میں بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام سیّدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت "مدحیہ ظہیر" تجویز فرمایا ہے۔ عزیزہ نومولودہ کے نیک صالحہ خادمۂ دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی خصوصی درخواست ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عطاء الٰہی خان صاحب مقیم فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) کو بتاریخ ۸؍۷ دوسری بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو مکرم فضل الٰہی خان صاحب ریٹائرڈ نائب ناظر امور عامہ قادیان کی پوتی اور مکرم عبدالقادر صاحب آف لندن کی نواسی ہے۔ مکرم فضل الٰہی خان صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ قارئین بدر سے عزیزہ نومولودہ کے نیک، صالحہ، خادمۂ دین ہونے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

نمایاں کامیابی

(۱) آج مورخہ ۸؍۲۳ کو ربوہ سے بذریعہ ڈاک یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مبارک مصلح الدین صاحب وکیل المال اوّل تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کی بیٹی عزیزہ عابدہ منصور سلمہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال پری انجینیرنگ گروپ کے بورڈ کے امتحان میں شریک ہونے والی تمام لڑکیوں میں اوّل رہی ہیں۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی اِس کامیابی کو سلسلہ و خاندان کے لئے ہر جہت سے بابرکت کرے اور مزید اعلیٰ کامیابیوں کے حصُول کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

(۲) مکرم محمد حفیظ اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بنگلور اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اُن کی دو بیٹیوں یعنی عزیزہ شمیم بیگم سلمہا کو بی کام سیکنڈ ایئر کے امتحان میں اور عزیزہ ندیم بیگم سلمہا کو آیور ویدک ڈپلومہ کے امتحان میں اپنی اپنی کلاس میں فرسٹ پوزیشن کے ساتھ کامیابی عطا فرمائی ہے فالحمد للہ علیٰ ذٰلک الاحسان۔ ہر دو بچیوں اور اُن کے دُوسرے تمام چھوٹے بھائی بہنوں کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئینِ بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔

(ادارہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں

از مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب پروفیشنل انجینئر۔ اوٹاوہ۔ کینیڈا

تیرھویں صدی کا نصف آخر اور چودھویں صدی کا آغاز عالم اسلام کے لئے ایک ایسا نازک اور بحرانی دور تھا جس میں مسلمانوں کے سیاسی زوال کے ساتھ ساتھ دشمنان دین متین اپنی دانست میں اسلام کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دینے اور اس کے نام کو صفحۂ زمین سے مٹا دینے کی غرض سے حملہ آور ہونے شروع ہو گئے تھے۔ چاروں اطراف سے ہونے والی یہ جارحانہ یورش ہر آن شدید سے شدید تر ہوتی چلی جا رہی تھی۔ مگر اسلام کے نام لیوا اس میدان کارزار میں اسلام کے دفاع کے لئے اپنے آپ کو بالکل لاچار اور بے یار و مددگار محسوس کر رہے تھے۔ ٹھیک ایسے پُر آشوب دور میں کشتی اسلام کو باد مخالف کے مسموم اور تُند و تیز جھونکوں سے محفوظ کرنے اور اسے عالمی سطح پر فتح و کامرانی کے ساحل سے ہمکنار کرنے کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ایک جری پہلوان اور حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اپنی جناب سے بے شمار آسمانی نشانات، دلائل اور براہین قاطعہ سے مسلح کر کے مبعوث فرمایا۔ آپؑ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ:-

"اے لوگو! میں وہی مسیح موعود اور مہدی موعود ہوں جس کے متعلق خدا کے رسول حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل پیشگوئی فرمائی تھی کہ وہ آخری زمانہ میں آئے گا۔"

نیز آپؑ نے فرمایا:-

"وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے ..... خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ (کلجگ) میں اس کرشن کا بروز پیدا کرے۔ سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔"

آپؑ نے اپنی بعثت کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے نیک بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔"

چونکہ لوگوں کے دلوں میں امام مہدی کا ایک عجیب و غریب نقشہ جما ہوا تھا اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ آنے والا مہدی تلوار سے کافروں کو قتل کریگا اور مسلمانوں میں مال و دولت تقسیم کریگا۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے خود ساختہ معیاروں پر پورے نہ اترے تو انہوں نے آپؑ کی سخت مخالفت کی۔ اور آپؑ کو واجب القتل ٹھہرایا۔ اگر مسلمان قرآن کے بتائے ہوئے اصولوں پر عمل کرتے اور آپ کو قرآنی معیار سے پرکھتے تو ان پر آپؑ کی سچائی ظاہر ہو جاتی۔ مگر جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے یٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ۔ یعنی افسوس بندوں پر کہ انہوں نے خدا کے ہر مرسل کے ساتھ استہزاء کیا اور اس کی تکذیب کی۔ چنانچہ ان لوگوں نے بھی عہد اولیٰ کے منکرین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آپؑ کے ساتھ ہنسی ٹھٹھا اور مذاق کیا۔ اور آپؑ کے ماننے سے صاف انکار کر دیا۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ سچے اور جھوٹے مدعیان نبوت کے پرکھنے کا معیار اس طرح بیان فرماتا ہے

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ۔

کہ میں اپنے غیب کی باتوں کو سوائے اپنے رسولوں کے اور کسی پر نازل نہیں کرتا۔ اور اپنے غیب کی خبریں اُس کو دیتا ہوں جو خدا کا سچا مامور اور اس کا سچا رسول ہوتا ہے۔ چنانچہ اس بیان کی روشنی میں جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کثرت کے ساتھ غیب کی باتیں آپؑ کو بتائیں۔ اور آپؑ نے بہت سی پیشگوئیاں کیں۔ جو نہایت صفائی سے پوری ہو کر آپؑ کی صداقت پر گواہ بنیں۔

۱۸۸۳ء کو اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو الہام میں فرمایا:- "اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ" یعنی میں ہر اس شخص کی اہانت کروں گا جو تیری اہانت کریگا۔ اس عظیم الشان اور پُر شوکت وحی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "نزول المسیح" میں درج کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو کوئی بھی اس سلسلہ کو ذلیل کرنے کی کوشش کرے گا وہ خود ذلیل و ناکام ہو جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو عدالت کے معاملہ میں کیپٹن ڈگلس کے سامنے سخت ذلیل و خوار کیا۔ پھر مخالف مولویوں نے مجھ پر جاہل ہونے کا الزام لگایا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے نہایت فصیح و بلیغ عربی زبان میں کتابیں لکھنے اور ان سب مولویوں کو مقابلہ پر بلانے کی توفیق عطا فرمائی۔"

آپؑ نے "اعجاز احمدی" اور "اعجاز المسیح" جیسی کتابیں عربی میں لکھیں۔ اور ملک کے تمام بڑے علماء کو چیلنج کیا اور کہا کہ اگر وہ "اعجاز احمدی" کے قصیدہ اور اردو مضمون کا رد مقررہ میعاد کے اندر لکھیں تو انہیں دس ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔ نیز آپؑ نے پیشگوئی فرمائی کہ:-

"خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں صادق ہوں اس لئے کبھی ممکن نہیں ہوگا کہ مولوی ثناء اللہ اور ان کے تمام مولوی پانچ دن میں ایسا قصیدہ بنا سکیں اور اردو مضمون کا رد لکھیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی قلموں کو توڑ دیگا اور ان کے دلوں کو غبی کر دیگا۔"

اسی طرح "اعجاز المسیح" کے متعلق فرمایا کہ جو کوئی اس کے جواب کے لئے کھڑا ہوگا وہ نادم اور شرمندہ ہوگا۔ بعض لوگوں نے جواب دینے کی کوشش بھی کی۔ مگر پیشگوئی کے مطابق واقعی ان کے قلم ٹوٹ گئے۔ اور دل غبی ہو گئے ؎

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیفِ کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

اِنِّیْ مُهِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَكَ کا بڑی شان کا نشان اللہ تعالیٰ نے صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ اس نشان عظیم کی صداقت کو جماعت احمدیہ کے افراد آج بھی دیکھ رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ قیامت تک دیکھتے چلے جائیں گے۔

۱۹۳۴ء میں فتنہ احرار جوبن پر تھا۔ جماعت احمدیہ کے خلاف مجلس احرار کے ذریعہ سے ایک خوفناک طوفان مخالفت اٹھ کھڑا ہوا۔ مخالفین کے سرخیل سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے یہ تعلّی آمیز اعلان اس موقعہ پر کیا اور کہا کہ:-

"اے مسیح کی بھیڑو! تم سے کسی کا ٹکراؤ نہیں ہوا جس سے اب سابقہ پڑا ہے یہ مجلس احرار ہے اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے ...... مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے۔ لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو!!"

یہ وہ بڑ تھی جو مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کی زبان سے نکلی۔ معاندین احمدیت کی ان تعلّیوں اور تحدّیوں کی صدائے بازگشت ابھی فضاؤں میں ہی گونج رہی تھی کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر یہ اعلان فرمایا کہ:-

"میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی دیکھ رہا ہوں۔"

چنانچہ اس کے بعد مسجد شہید گنج کے معاملہ میں احراری مولوی سخت تباہ و برباد اور ذلیل و خوار ہو گئے اور آہستہ آہستہ ان کے پاؤں کے نیچے سے ایسے زمین نکلی کہ قادیان کی مقدس سرزمین کی سرحد سے دور دور تک کوئی احراری دکھائی نہیں دیتا تھا۔ احمدیت کو مٹانے والا خود دنیا سے خائب و خاسر کوچ کر گیا۔ اور مجلس احرار کا نام صفحۂ زمین سے ہمیشہ کے لئے مٹ گیا۔

۱۹۵۳ء میں ایک تحریک تحفظ ختم نبوت کے نام پر جماعت احمدیہ کے خلاف کھڑی ہوئی۔ اور انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ ۱۹۳۴ء میں ہمارے بعض افراد سے ایسی غلطیاں سرزد ہو گئی تھیں جن کی وجہ سے ہم کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تھا۔ اس دفعہ ہم پہلے سے زیادہ مضبوط اور منظم ہیں۔ اور یقیناً جماعت احمدیہ کو ہم شکست دیں گے۔ چنانچہ تمام مولوی، پیر اور گدی نشین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے۔ اور پاکستان میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکا دی۔ کئی مظلوم احمدی شہید کر دیئے گئے۔ گھروں پر حملے کئے گئے۔ دکانیں لوٹ لی گئیں۔ احمدیوں پر ہر طرح کے ظلم روا رکھے گئے۔ مگر آخر کار ناکام و نامراد ہو کر یہ لوگ بھی ہمیشہ کے لئے ماضی کا قصہ بن گئے۔ اور خائب و خاسر ہو کر دنیا سے نیست و نابود ہو گئے۔

پھر ۱۹۷۴ء میں ایک فتنہ برپا کیا گیا جس کو پیپلز پارٹی اور مسٹر بھٹو کی حکومت کی شہ حاصل تھی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبل از وقت اس فتنہ کی اطلاع دے چکا تھا چنانچہ آپ "تذکرہ" میں فرماتے ہیں کہ:-

"یاد کر وہ وقت جب تیرے پر ایک شخص سراسر مکر اور تکفیر کا فتویٰ دیگا۔ اور اپنے بزرگ ہامان سے کہے گا کہ اس تکفیر کی بنیاد تو ڈال، کہ تیرا اثر لوگوں پر بہت ہے۔ اور تو اپنے فتنہ سے سب کو افروختہ کر سکتا ہے ——— سو تو سب سے پہلے اس کفر نامہ پر مہر لگا تاکہ میں دیکھوں کہ خدا اس شخص کے ساتھ ہے یا نہیں۔ کیونکہ میں اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں، تب اس پر مہر لگا دی۔ ابو لہب ہلاک ہو گیا اور اس کے دونوں ہاتھ ہلاک ہو گئے۔ ایک وہ ہاتھ جس میں اس نے تکفیر نامہ کو پکڑا۔ اور دوسرا وہ ہاتھ جس سے اس نے مہر لگائی۔ جب وہ ہامان تکفیر نامہ پر مہر لگا دے گا تو بڑا فتنہ ہوگا۔ پس تو صبر کر جیسا کہ اولو العزم نبیوں نے صبر کیا تھا۔"

اس الہام میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا تھا کہ ایک بہت بڑا فتنہ کھڑا ہوگا۔ اور اس میں ایک ایسا شخص بھی شامل ہوگا جو کسی قوم کا وزیر اعظم ہوگا۔ اور جو جماعت کو ذلیل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور ہامان جو فرعون کا وزیر اعظم تھا، کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ صادر کرے گا۔ مسٹر بھٹو نے اسے اپنا امتیازی نشان قرار دے کر بار بار ریڈیو سے یہ اعلان کیا کہ میں نے

احمدیوں کا نوّے سالہ مسئلہ حل کیا ہے حالانکہ اس وقت نوّے سال جماعتِ احمدیہ کی تاسیس پر نہیں گزرے تھے ۔ مگر ابھی تین سال بھی نہیں ہوئے تھے کہ مسٹر بھٹو اور ان کی حکومت خدا تعالیٰ کی گرفت میں آ گئی ۔ اور وہی علماء جن کی ہاں میں ہاں ملا کر اُس نے جماعتِ احمدیہ پر مظالم ڈھائے تھے وہی اس کو ذلت کے گڑھے میں اُتار رہے تھے ۔ اور جونہی ۲۳ر مارچ ۱۹۷۹ء کو جماعتِ احمدیہ کی تاسیس پر نوّے سال گزر رہے تھے اس کے معًا بعد ہی ۴ر اپریل ۱۹۷۹ء کو مسٹر بھٹو پھانسی کے تختہ پر لٹک رہے تھے ۔ اور اُن کا اپنا فیصلہ ہو چکا تھا ۔ کہاں ہیں وہ آوازیں جو ببانگِ دُہل اعلان کیا کرتی تھیں کہ ۔ "میں نے احمدیوں کا نوّے سالہ مسئلہ حل کیا ہے" ۔ سب خاموش ہو گئیں ۔ نابود ہو گئیں ، ایک بھی نہیں ؎

اے صبر و رضا کے متوالو اُٹھو تو ذرا دیکھو تو سہی
طوفانوں کے مالک نے آخر رُخ پھیر دیا طوفانوں کا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ :-

"آخری زمانہ میں عیسائیت کے ساتھ مقابلہ ہوگا جس کے نتیجہ میں لوگ دو حصّوں میں تقسیم ہو جائیں گے ۔ آسمان سے آواز آئے گی کہ حق آلِ محمدؐ کے ساتھ ہے اور زمینی لوگ کہیں گے کہ حق آلِ عیسیٰ کے ساتھ ہے ۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کے ساتھ پندرہ روز تک امرتسر میں نہایت کامیاب مناظرہ کیا ۔ جو "جنگِ مقدّس" کے نام سے شائع ہو چکا ہے ۔ اس میں مدِّ مقابل پادری عبد اللہ آتھم تھے ۔ جو اسلام سے مُرتد ہو کر اسلام کے بدترین دشمن تھے ۔ حضورؑ نے مناظرہ کے آخری پرچہ میں آتھم کے لئے پیشگوئی کی تھی کہ "اگر پادری عبد اللہ آتھم نے حق کی طرف رجوع نہ کیا تو وہ پندرہ ماہ میں ہاویہ میں گرایا جائے گا ۔" چنانچہ پادری صاحب نے اُس دن سے اسلام کے خلاف کچھ لکھنے اور بولنے سے خود کو روک لیا ۔ اور اپنی حالت سے بتا دیا کہ اس نے حق کی طرف رجوع کیا ہے ۔ مگر پندرہ ماہ گزرنے کے بعد اس نے انکار کر دیا ۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :-

"اب اگر آتھم قسم کھا لیں ۔ تو وعدہ ایک سال تک قطعی اور یقینی ہے ۔ جس کے ساتھ کوئی بھی شرط نہیں ۔ اور تقدیر مبرم ہے ۔ اور اگر قسم نہ کھاویں تو پھر خدا تعالیٰ ایسے مجرم کو بے سزا نہیں چھوڑے گا جس نے حق کا اخفاء کر کے دنیا کو دھوکا دینا چاہا ۔"

چنانچہ اس اشتہار کے سات ماہ کے اندر ۲۷ر جولائی ۱۸۹۶ء کو آتھم راہیٔ ملکِ عدم ہو کر اسلام کی صداقت پر مُہر ثبت کر گیا ۔

پنڈت لیکھرام آریہ سماج کا بہت بڑا لیڈر تھا ۔ اور اسلام کے معاندین اور بدترین دشمنوں میں سے تھا ۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مبارک میں حد درجہ کی گستاخی ، بدزبانی ، دریدہ دہنی اور فحش گوئی کیا کرتا تھا ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُس کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا ؎

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ
الا اے منکر از شانِ محمدؐ !
ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر زِ غلمانِ محمدؐ !

اس تنبیہ کے باوجود بھی لیکھرام اپنی شوخی اور شرارت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے سے باز نہ آیا ۔ تو آپؑ نے پیشگوئی فرمائی کہ

"آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا یعنی اُن بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں ۔ عذابِ شدید میں مبتلا ہو جائے گا ۔"

اس پیشگوئی کو سُن کر لیکھرام اور بھی خیرہ طبع ہُوا ۔ اور اس نے پہلے سے بھی زیادہ بدزبانی کرنا ، گالیاں نکالنا اور خدا کے نبیوں کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا ۔ اور پھر بڑی دیدہ دلیری سے اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ تحریر کیا کہ میری نسبت جو بھی پیشگوئی چاہو کر دو میری طرف سے اجازت ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے الہام میں آپؑ کو فرمایا کہ یہ صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے ایک مکروہ آواز نکل رہی ہے ۔ اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بد زبانیوں کے عوض سزا اور رنج اور عذاب مقدّر ہے ۔ جو ضرور اس کو مل کر رہے گا ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ شخص بھی کشف میں دکھایا جو لیکھرام کی سزا کے لئے مامور کیا گیا تھا ۔ چنانچہ پیشگوئی کے مطابق لیکھرام ۶ر مارچ ۱۸۹۷ء کو مارا گیا ۔ اور اس کی موت پر اس قدر شورِ قیامت برپا ہُوا اور لاہور کی گلیوں اور کوچوں میں ہندوؤں کی گریہ وزاری کی وہ رستخیزی قائم ہوئی کہ لاہوریوں کی آنکھ نے اس کی نظیر نہ دیکھی ہوگی ۔ اس کا جنازہ ایسے ہجومِ خلائق کے ساتھ نکلا کہ گویا وہ دِن اہلِ ہنود کے لئے روزِ محشر تھا ؎

اپنے کئے کا ثمرہ لیکھو نے کیسا پایا
آخر خدا کے گھر میں بد کی سزا یہی ہے
جس کی دُعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم پیشگوئیوں میں سب سے عظیم الشان پیشگوئی مُصلح موعود کی پیشگوئی ہے جو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو بذریعہ اشتہار فرمائی ۔ آپؑ نے فرمایا کہ :-

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا ـــــ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا ـــــ وہ کلمۃ اللہ ہے ۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم ۔ اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا ـــــ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا ۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا ۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی ـــــ ۔"

وہ خالد کون تھا جس کی تیغِ بُرّان خلافتِ احمدیہ کے دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے شہابِ آسمانی کی طرح چمکتی اور ہر شیطانِ مارد کو دھتکار رہی تھی ؟ یہ وہی ایازِ نور تھا جو ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو آفتابِ عالمتاب کی مانند اُفقِ روحانیت پر طلوع ہُوا ۔ اور بعد میں تاریخِ احمدیت کے اُفق پر محمود بن کر اُبھرا ۔ اور عالمِ انسانیت کو اپنی ضیا پاشیوں سے مسلسل ۷۷ سال تک بقعۂ نور بنا کر ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کو اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا گیا ۔

حضرت مصلح موعودؓ کے دورِ خلافت میں جماعتِ احمدیہ نے بہت ترقی کی ۔ آپ کی ساری زندگی این خانہ تمام آفتاب است کی مثال تھی ۔ آپ نے منصبِ خلافت پر متمکن ہوتے ہی اکنافِ عالم میں تبلیغِ اسلام کا ایک وسیع منصوبہ تیار کیا جس کے تحت تعمیرِ مساجد ۔ قیام دیار التبلیغ ۔ مبلغین کی تیاری ۔ وسیع پیمانے پر اسلامی لٹریچر کی اشاعت اور سب سے بڑھ کر قرآن کریم کے تراجم جیسے عظیم الشان کام کئے ۔ آپؓ کے عہدِ باسعادت میں دنیا کی ہر متمدّن اور غیر متمدّن قوم اور علاقے میں مساجد اور مشن ہاؤس کا قیام عمل میں آیا ۔ اس طرح جن فضاؤں میں پہلے صرف گرجاگھروں کی گھنٹیاں ہی گونجتی تھیں وہاں پر اب مساجد کے بلند و بالا میناروں سے روزانہ پانچ وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی شیریں اور وجد آفریں آواز بلند ہونے لگی ۔

۱۹۳۴ء کے پُر آشوب ایام میں اِلٰہی القاء کے تحت آپؓ نے تحریکِ جدید کی بنیاد رکھی ۔ جس کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ زمین کے کناروں تک نہایت مضبوطی کے ساتھ قائم ہو گئی ۔ ۱۹۴۷ء میں آپؓ قادیان سے ہجرت فرما گئے اور داغِ ہجرت کی پیشگوئی پُوری ہوئی ۔ اور اس طرح آپؓ کے مقدس وجود نے ۳۱۳ درویشانِ قادیان کو ایک تاریخی عظمت عطا فرمائی ۔ یہ اس مقدس کی قوتِ قدسیہ کا ثبوت ہے جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا تھا ۔ کہ اس محصوری کے عالم میں قادیان آج بھی ایک فعّال مرکز کی حیثیت سے اکنافِ عالم میں ضوفشانی کر رہا ہے ۔ ربوہ کا جیسا عظیم الشان شہر بھی حضور انورؓ کے عزم اور حوصلہ کا جیتا جاگتا ثبوت ہے ۔ جہاں منظم اور بے مثال طور پر نہایت کامیاب تبلیغِ اسلام زمین کے کناروں تک کا محاصرہ کئے ہوئے ہے ۔ ۱۹۵۳ء میں مسلمان کہلانے والے فرقوں نے جماعتِ احمدیہ کو نیست و نابود کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور افرادِ جماعت پر انتہائی ظلم و ستم کئے ۔ حضور انورؓ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :-

"آپ بھی دُعا کریں اور مَیں بھی دُعا کرتا ہُوں ۔ یقیناً فتح ہماری ہے ۔"

چنانچہ ایسا ہی ہُوا ۔

آپؓ کا وجود اتنا بابرکت تھا اور آپؓ کی رُوح اتنی پاکیزہ تھی کہ آپؓ کے ذریعہ دُنیا میں کلامِ الٰہی کا شرف دوبارہ بلند ہُوا آپؓ کی ساری زندگی غلبۂ اسلام کی مہم پر صرف ہوئی ۔ آپؓ کی تحریروں اور تقریروں نے مذہبی دُنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب برپا کر دیا ۔ آپؓ نے مُردہ اسلام کو رُوحِ محمدی کے ذریعہ زندہ کر دیا ۔ اور اس کی قوت لوٹ آئی ۔ یہاں تک کہ آپؓ کی یلغار سے شرک و عیسائیت اور دہریت کے وہ تمام قلعے مسمار ہو گئے جو دُنیا بھر میں اسلام کے خلاف تعمیر کئے گئے تھے ۔

اس مضمون کو مَیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس ولولہ خیز بیان پر ختم کرتا ہُوں ۔ آپؓ فرماتے ہیں :-

"اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو ۔ ہاں تم کو ۔ ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے ۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو ! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو ! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو ایک دفعہ پھر اس نوبت کو زور سے بجاؤ کہ دُنیا کے کان پھٹ جائیں ۔ ایک دفعہ پھر اپنے دِل کے خون اس قرنائیں میں بھر دو کہ عرش کے پائے لرز جائیں ۔ اور فرشتے بھی کانپ اُٹھیں تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادتِ توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ زمین پر آجائے ۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے ۔ پس میری سُنو اور میری بات کے پیچھے چلو ۔ اور مَیں جو کچھ کہہ رہا ہوں تم میری مانو ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو ۔ اور تم دُنیا میں بھی عزّت پاؤ اور آخرت میں بھی عزّت پاؤ ۔"

(اسلام کا عالمگیر غلبہ صفحہ ۶۲)

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔

"اقتداری ہوس کے مظلوم شکار"

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انچارج مبلغ مدراس

جماعت احمدیہ کی گذشتہ سو سالہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ جب بھی اس کے خلاف مخالفت کا طوفان اٹھا اس کی تبلیغ کے دائرہ میں غیر معمولی وسعت اور تقویت پیدا ہو کر دشمنوں کو ہمیشہ منہ کی کھانی پڑی ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے حالیہ خطبہ میں فرماتے ہیں :-

"چنانچہ مجلس احرار قائم ہوئی۔ اور یہ ارادے ہوئے کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ یہ دعوے ہوئے کہ اس بستی میں ایک بھی نہیں بچیگا جو مرزا صاحب کا نام بھی جانتا ہو۔ اُس وقت ایک اور آواز بھی اٹھتی ہوئی سنی گئی۔ اور وہ آواز یہ اعلان کر رہی تھی کہ مَیں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی ہوئی دیکھ رہا ہوں۔ اور اس کثرت سے خدا ہمیں پھیلائیگا کہ دنیا کے کونے کونے میں ہمیں پھیلا دیگا۔ اور دنیا کے کناروں تک اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کو پہنچائیگا۔ چنانچہ وہی ہوا۔"

(بدر ۱۹ر جولائی ۱۹۸۴ء)

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جاری کردہ حالیہ آرڈیننس کے بعد بھی جماعت کا مقام بہت بلند ہوا ہے۔ اور اس کی تبلیغ کے دائرے میں غیر معمولی وسعت پیدا ہوئی ہے۔ گویا موجودہ مخالفت بھی احمدیت کی نشو ونما میں کھاد کا کام دے رہی ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"جس طرح ہمیشہ دشمن کو اس کی مخالفت اُس کی توقع سے بہت مہنگی پڑی ہے یہ مخالفت اتنی مہنگی پڑے گی اتنی مہنگی پڑے گی کہ اس کی نسلیں پچھتائیں گی۔" (ایضاً)

مختلف مذاہب اور مکتبہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے دانشوروں نے پاکستان میں افرادِ جماعت احمدیہ کی کسمپرسی اور مظلومانہ حالت پر نہایت غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے قلم اٹھایا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس غیر اسلامی بلکہ غیر انسانی آرڈیننس کے ذریعہ نہ صرف پاکستان کے چہرہ پر نہایت بدنما داغ لگ گیا ہے بلکہ حکومت پاکستان کا یہ فعل اسلام کی بدنامی کا باعث بھی بن رہا ہے چنانچہ بعض حلقوں کی طرف سے حکومت پاکستان کی اِن غیر اسلامی حرکات کی وجہ سے اسلام کو انتہائی بھیانک شکل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس بدنامی کا سہرا یقیناً پاکستان کے آئمۃ الکفر کے سر ہے اور اس گناہ کی پاداش میں دنیا و آخرت میں لعنت کا طوق یقیناً ان کی گردنوں پر ہی رہے گا۔

صوبہ کیرالہ کے بہت سے جرائد نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ کثیر الاشاعت ہفت روزہ رسالہ دیشابھیمانی (DESHA BHIMANI) میں حال ہی میں وہاں کے نامور صحافی۔ ادیب اور شہرت یافتہ شخصیت کے مالک سری تایاٹ شنکرن (THAYAT SANKARAN) نے "اقتداری ہوس کے مظلوم شکار" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے :-

"پاکستان جو مذہبی منافرت کی پیداوار ہے اپنے اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے اگر اسی منافرت اور بغض وکینہ کو بروئے کار لاتا ہے تو یہ ایک طبعی امر ہے۔

قیام پاکستان کے ابتدائی دنوں میں سکھ عیسائی اور ہندوؤں کے خلاف وہاں پر منافرت کی آگ جلائی گئی تھی۔ لیکن بعد میں ان کی ایسی سرگرمیاں لاش پر حملہ کرنے کے مترادف ہو کر رہ گئیں۔ لہٰذا اقتدار کے بھوکوں نے اپنی کرسی قائم کرنے کے لئے اپنے ہی مذہب میں اپنے دشمنوں اور مخالفوں کی تلاش شروع کر دی۔

انہیں ہر مذہب میں اس کی فرقہ بندیاں پائی جاتی ہیں۔ عوام کے عام رجحان کو جس فرقہ کے خلاف بھڑکایا جا سکتا ہے۔ اس کو اپنی ہوس کو مٹانے کے لئے یہ لوگ منتخب کرتے ہیں۔

حکومت پاکستان نے حال ہی میں احمدی مسلمانوں کے خلاف جو آرڈیننس جاری کیا ہے وہ درحقیقت اسی سیاسی منافرت کے اظہار کا ایک نیا باب ہے۔ لیکن اسے آخری باب نہیں کہا جا سکتا۔

پاکستان کے سابقہ وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب عقیدۃً ایک احمدی ہیں موصوف ایک نہایت قابل سیاست دان ہیں۔ آپ نے مغربی ممالک میں پاکستان کے مقام کو اونچا کرنے کے لئے اور مغربی اقوام کے دلوں میں اثر و رسوخ پیدا کرنے کے لئے مخلصانہ جدوجہد کی تھی۔ آپ کی شخصیت بانیٔ پاکستان محمد علی جناح صاحب اور لیاقت علی خاں کے بعد پاکستان میں بہت اہمیت کی حامل تھی۔

لیکن پنجاب کے بعض خود غرض زمیندار لیڈروں کو ظفر اللہ خاں کا بحیثیت وزیر خارجہ پاکستان کی خدمت کرنا پسند نہیں تھا۔ اس لئے اندر ہی اندر یہ لاوا پکتا رہا۔ بالآخر ۱۹۵۳ء میں احمدی مسئلہ کو انہوں نے ایک سیاسی مسئلہ کی شکل میں عوام کے سامنے پیش کیا۔ اس کے نتیجہ میں بالآخر محمد ظفر اللہ خان صاحب کو عالمی عدالت کے جج کی حیثیت دے کر اُن سے چھٹکارا حاصل کیا گیا۔

لیکن منافرت کی یہ آگ جلدی تھمنے والی نہیں تھی۔ ہر وہ شخص جس کی کرسی اقتدار پر نظر تھی اس آگ کو ہوا دینے اور بھڑکانے میں کوشاں رہا۔

بانیٔ جماعت احمدیہ (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) بعض امور میں نہایت وسعت قلبی کا مظاہرہ فرماتے رہے۔ آپ کی یہ دلی خواہش تھی کہ دیگر تمام اہل مذاہب کے ساتھ ہمدردی، رواداری اور مصالحت کے ساتھ سلوک کیا جائے۔ آپ نے جہاد بالسیف کی مخالفت کی اور بتایا کہ ہر انسان اپنی نفسانیت اور اندرونی شیطنیت کے خلاف جہاد کرے۔ آپ نے شری کرشن، شری بدھ وغیرہ کو بھی نبی اور مامور من اللہ تسلیم کیا۔ ہر حکومتِ وقت کے ساتھ کامل وفاداری اور اطاعت آپ کی تعلیمات کا بہت اہم حصہ تھا۔

لیکن بعد میں انق سیاست پر نمودار ہوئے جماعت اسلامی کے بانی مولوی مودودی جو اس عقیدہ کے شدید مخالف تھے FENDAMENTALISM کے نام سے مشہور دقیانوسی اور سخت گیری کی آپ اشاعت کرتے رہے۔ جب تک ساری دنیا میں حکومت الٰہی قائم نہیں ہوتی آپ (یعنی مودودی صاحب) اپنی تلوار کو واپس نیام میں ڈالنے کے لئے تیار نہیں تھے۔ آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ دنیا میں (مسلمانوں کے علاوہ۔ ناقل) کوئی قوم ایسی نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول یا مامور من اللہ پیدا ہو سکے۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ اس زمانہ میں کسی مامور من اللہ کی بعثت ہو سکتی ہے۔

جب بھٹو پاکستان میں برسرِ اقتدار آئے تو انہوں نے پاکستان میں بعض جمہوری قوانین نافذ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس وقت انہیں دقیانوس مُلّاؤں اور اُنکے چیلوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ اُن کے خلاف سب سے پہلے جماعت اسلامی صف آراء ہوئی۔ بالآخر بھٹو کو بھی احمدیوں کا خون لے کر اس دقیانوسی طبقے (جماعتِ اسلامی۔ ناقل) کا منہ بند کرنا پڑا۔ انہوں نے یہ قانون جاری کیا کہ احمدی مسلمان نہیں بلکہ غیر مسلم اقلیت ہیں۔ اور جب تک وہ اپنے آپ کو غیر مسلم قرار نہ دیں انہیں حق رائے دہندگی سے محروم کیا گیا۔ لیکن افسوس کہ یہ قربانی دے کر بھی بھٹو اپنی کرسی اقتدار کو قائم نہیں رکھ سکے۔

ضیاء الحق نے فوجی طاقت کے سہارے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تھی۔ لیکن ابتداء سے ہی ان کی یہ کوشش رہی کہ دقیانوسی مسلمانوں اور ان کے ملّاؤں کا تعاون حاصل رہے۔ اس کے نتیجہ میں وہاں پر حقوق انسانیت کے علمبرداروں نے جو تحریک چلائی تھی اُسے وہ بزور دبانے میں کامیاب ہو گئے۔ اسی کے ردّ عمل کے طور پر حال ہی میں احمدیوں کے خلاف ایک آرڈیننس جاری کیا گیا۔

یہ آرڈیننس اس ترقی یافتہ زمانہ میں نہایت عجیب اور احمقانہ نظر آتا ہے۔ اس آرڈیننس کی رُو سے جو احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے اُسے تین سال کی قید بامشقت کی سزا دی جائے گی۔

اسی طرح اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھنا، اس پر کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھنا اور اذان دینا یہ سب ایسے خطرناک جرم اور گناہ قرار دیئے گئے کہ ان کے لئے بھی تین سال کی بامشقت سزا مقرر کی گئی ہے۔

اسلام کی طرف سے اعلان کردہ مذہبی رواداری کے یہ عملی نمونے ہیں۔ بعض کمپنیاں اپنی پیداوار کو پھیلانے اور مارکیٹ پکڑنے کے لئے بعض (مخصوص نشانات) استعمال کرتے ہیں۔ اور وہ نشانات ان کے trade marks ہوتے ہیں۔ اسی طرح مذہبی مارکیٹ کے بعض مخصوص نشانات کو جماعت اسلامی اور بعض اسلامی جماعتوں نے اپنے لئے مخصوص کر لیا ہے۔ گویا وہی ان کے ٹھیکیدار ہیں۔ اگر دوسرے لوگ ان نشانات کو استعمال کریں گے تو Trade mark کے قوانین کے تحت وہ حکم عدولی ہے۔

اب تک ہم نے یہ سمجھا تھا کہ اسلام میں Popedom اور رہبانیت نہیں ہے اس صورت میں کسی کو کسی کے بارے میں مسلم ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کرنے کا حق و اختیار بھی نہیں ہے۔ بلکہ اپنے آپ کو مسلمان کہنے یا نہ کہنے کا ہر ایک کو حق ہے۔ اسی طرح اسلامی و غیر اسلامی عقائد و تعلیمات کے تعین کا بھی ہر ایک کو اختیار ہے۔ یہ انسانی ضمیر اور کانشنس کا سوال ہے۔ لیکن اسی بات کو قانون کے شکنجہ میں جکڑ کر پیش کرنے سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔

قانون کو تلوار کی مدد حاصل ہے۔ لیکن قانون اور تلوار کے زور سے مذہبی عقائد کا قلع قمع کرنا زمانۂ جاہلیت کے ساتھ تعلق رکھنے والی بات ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آخرکار

مسلمان دیگر عام مسلمانوں کے بالمقابل اقلیت ہوں لیکن ایک بات یہاں یاد رکھنے کی ہے کہ باوجود ۱۵۰۰ سال گذرنے کے عالمی آبادی کے بالمقابل پر مسلمان اب بھی اقلیت شمار ہوتے ہیں۔ یعنی محمد نبی (صلعم) کو آخری نبی ماننے والے مسلمان ہندوستان اور اس کے باہر عالمی سطح پر دیکھا جائے تو بہرحال اقلیت ہیں۔ اس وجہ سے اقلیت کے عقائد کو قوتِ طاقت کے ذریعہ قانون کی مدد سے قلع قمع کرنا یہ کہاں کا انصاف ہے؟ بے شک تم لوگ کا فروں کے لئے جنت روک سکتے ہو۔ لیکن اس زمین کی ممانعت کرنے کا تمہیں کوئی حق و اختیار نہیں ہے۔

یہ مطالبہ کرنا کہ احمدیوں کو اعلیٰ عہدوں سے نکال دیا جائے مذہبی نقطہ نگاہ سے کس قسم کے عدل و انصاف پر مبنی ہے؟

ایک احمدی انجنیئر کو جنت کی تعمیر و مرمت یا احمدی ڈاکٹر کو وہاں کی طبی خدمات پر مامور کرنے سے پہلے آخری نبی کے مسئلہ کو اسی جہاں میں احمدیوں کے ساتھ مناظرہ کر کے ایک نتیجہ پر پہنچانے کی ضرورت ہے۔ چونکہ مسئلہ ختم نبوت انجنیرنگ میڈیکل کورس (...) میں شامل نہیں ہے۔ اس لئے زمین پر لوگوں کی خدمت کرنے سے انہیں نہ روکیئے اس مسئلہ کو زیر بحث رکھنے کی ضرورت نہیں۔

اب پاکستان کی اقتداری ہوس انسانی قربانی کا مطالبہ کرتی ہے اس ہوس اور خونی پیاس کو مٹانے کے لئے احمدیوں کو قربانی کا بکرا بنایا جا رہا ہے۔ اس کے بعد اور بکروں کی تلاش کی جائیگی تاکہ اپنی خونی پیاس بجھائی جائے۔"

(ڈیلی ساحل ... نمبر ۸ مئی ۱۹۸۴ء)

منقولات

ایک مذہبی جماعت پر تشدد

ہفت روزہ "نیوز ویک" نیویارک کا حقیقت افروز تبصرہ

> نیویارک (امریکہ) کے کثیر الاشاعت انگریزی میگزین ہفت روزہ "نیوز ویک" کے نمائندگان مقیم اسلام آباد (پاکستان) JACOB YOUNG اور TONY CLIFTON کی طرف سے ۱۶ جولائی ۱۹۸۴ء کی اشاعت میں عنوان بالا کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اور بعض احباب کے گروپ فوٹو کے ساتھ جو حقیقت افروز تبصرہ شائع ہوا ہے اس کا ترجمہ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کے تعاون سے ذیل میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

"یہ جماعت پاکستان کی سب سے زیادہ تعلیم یافتہ منتخب اقلیت ہے جس میں اعلیٰ سائنسدان و سیاست دان بھی شامل ہیں۔ جماعت احمدیہ پاکستان کے تیس لاکھ ممبر اب مذہبی مظالم کی لہر سے دوچار ہیں۔ محمد ضیاء الحق کی تیز طرح اسلامی حکومت کے ذریعہ احمدیوں کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ اپریل میں ضیاء الحق نے احمدیوں کے مخصوص طرز عمل کو محدود کرنے کے لئے قوانین وضع کئے ہیں۔ درجنوں احمدی گرفتار کئے گئے ہیں۔ بہت سی مساجد وحشیانہ طور پر بربریت کا نشانہ بنائی گئی ہیں۔ اور انکے ایک لیڈر کو قتل کر دیا گیا ہے۔ ان کے ساتھ اختلافات کی جڑیں ۱۸۸۹ء تک پہنچتی ہیں۔ جب کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ السلام) نے رکھی تھی۔ جو پنجاب کے ایک زمیندار رئیس کے صاحبزادے تھے۔ (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب نے دعویٰ فرمایا ہے کہ آپ ہی وہ مہدی یا رہنما ہیں۔ جن کے ظہور کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ حضرت احمد کے متبعین نے بڑھنا شروع کیا اور اب اس جماعت کی تمام دنیا میں ایک کروڑ تعداد ہے۔ پاکستان میں اس جماعت کی (دوسرے ممالک کے مقابلہ میں) سب سے زیادہ تعداد ہے۔ یہ لوگ مسلمانوں کی طرح عبادت کرتے اور اسی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ کہ حضرت احمد (مرزا غلام احمد صاحب) امام مہدی تھے۔ انہیں کٹر مسلمانوں سے ممتاز کرتا ہے۔

اصول:۔ یہ راسخ مسلمانوں کے لئے آزمائشی مسئلہ ہے۔ جو اسلام کے بنیادی مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ ہے کہ ان کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ضروری ہے۔

آئی اے امتیازی امور مذہبی اور مسائل اقلیت کے زیر بحث ہیں۔ کہ ایک شخص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویدار بنتا ہے یا جو شخص اس دعویٰ پر ایمان لائے۔ تو ایسا عقیدہ اُسے دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔

پاکستان نے احمدیوں کو ۱۹۷۴ء میں قانونی تحفظ کی رعایت کا غیر مستحق قرار دیا تھا۔ لیکن ان پر فعال طور پر تشدد نہیں کیا۔ اب اس رویہ میں ڈرامائی انداز سے تبدیلی لائی گئی ہے۔

جیسا کہ "ٹونی کلفٹن نیوز ویک" نے حال میں اسلام آباد میں تحقیقات سے پتہ چلایا ہے کہ وہاں ایک جماعت کے لئے اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہنے سے منع کیا گیا ہے۔ انہوں نے مساجد کی بجائے بیت الذکر یا بیت الوعظ کے نام کا انتخاب کیا ہے۔ اس کی عمارت ایک ادھورے حجرے سے کچھ بڑی ہے کیونکہ مقامی کٹر مسلمان عہدیداروں نے اس کی تعمیر رکوا دی ہے۔ پاکستان نے جماعت احمدیہ کے لئے اپنے لٹریچر کی طباعت کی ممانعت کر دی ہے۔ انہیں عبادت گذاروں کو نماز کے لئے بلانے کے لئے مؤذن مقرر کرنے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ قانون کی سختی عیاں ہے۔ اسلام میں یہ خلاف معمول نہیں ہے۔ مثلاً سعودی عربیہ نے اس جماعت پر پوری طرح پابندی عائد کر دی ہے۔

عبدالودود شلابی عالم جامعہ ازہر مصر کے نزدیک تمام عالم اسلام میں (بقیہ صفحہ ہذا کالم ۲)

(بقیہ صفحہ ہذا کالم ۲ سے) احمدی غیر مسلم سمجھے جاتے ہیں۔ پاکستانی گورنمنٹ کا اصرار ہے کہ احمدی ... مجموعی طور پر تبدیلی عمل لا سکتے ہیں یا اگر وہ ملک کی دیگر مذہبی اقلیتوں کی طرح اقلیت کا درجہ اپنے سے منظور کر لیں تو انہیں بھی مذہبی آئینی تحفظ کی رعایت حاصل ہو سکے گی جو دوسری اقلیتوں کو حاصل ہے۔

امتیازی۔ کہتے ہیں کہ "ان کے لئے قابل اعتراض چیز یہ ہے کہ غیر اسلامی مذہب اسلام کا مدعی ہے۔"

اس کے برعکس جماعت احمدیہ کہتی ہے کہ ان کے خلاف قانون بنانے کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں کہ یہ محض ضیاء الحق کے بعض عزائم کو پورا کرنے کے لئے آڑ کے طور پر کام دے سکیں۔ جن میں ایک مقصد ملک کی انتہا پسند جماعتوں کو خوش کرنا بھی شامل ہے۔

... امیر جماعت احمدیہ انگلستان نے بتایا کہ ایک سیاسی حکومت جیسا کہ ضیاء الحق کی پاکستانی حکومت ہے (مذہب کے بارہ میں) کسی ثالثی فیصلہ کی مجاز ہی نہیں کہ فلاں مذہب درست ہے یا غلط ہے۔

زیادتی:۔ بیشک احمدیہ جماعت کے خلاف تشدد کی وبا حکومت کی واضح ہدایت کے بغیر ہی پھیلی ہے۔ لیکن ان پر دباؤ بڑھ رہا ہے اور پاکستانی احمدی خائف ہیں کہ نہ معلوم آئندہ کیا صورت حال ہو۔

حکومت کے ایک حالیہ شائع کردہ پمفلٹ کی رو سے احمدیوں کے بارہ میں نئے قوانین سے ... یہ مسئلہ اپنے آخری حل کی رو سے آخری مرحلہ پر پہنچ گیا ہے۔ وہ الفاظ کہ ... پیچھے کیسا بھی ارادہ ہو یہ ایک منحوس فکر ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔"

(ہفت روزہ "نیوز ویک" نمبریہ ۱۶ جولائی ۱۹۸۴ء۔ صفحہ ۱۱)

درخواست ہائے دعا

○ — مکرم مرزا طاہر احمد صاحب مقیم برطانیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے بچوں کے امتحانات ... نکلنے والے ہیں۔ سب بچوں کی اعلیٰ اور نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ... قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

○ — ... بشارت احمد صاحب بی کام بنگلور اپنے والد مکرم بی ... صاحب جو تشویشناک بیماری کے باعث ہسپتال میں زیر علاج ہیں ... عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

تقویٰ کا اعلیٰ معیار یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد باشرح چندہ ادا کرے!

ناظر بیت المال آمد قادیان

قرارداد تعزیت

منجانب وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان زیر ریزولیوشن نمبر ۲۱۴ مؤرخہ ۲۰-۸-۸۴

رپورٹ انچارج صاحب وقف جدید کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں قریب کے عرصہ میں دو سانحات واقع ہوئے ہیں۔

۱:- حضرت مرزا عزیز احمد صاحب (ناظر اعلیٰ و ناظر خدمت درویشان) ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحبؓ کی زوجہ محترمہ سیدہ نصیرہ بیگم صاحبہ کا سانحہ ارتحال ۱۵ر جون ۸۴ ۱۹ء کو وقوع پذیر ہوا۔ محترمہ موصوفہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب (ایڈیشنل ناظر اعلیٰ و ناظر خدمت درویشان) کی والدہ ماجدہ اور محترم میر داؤد احمد صاحبؓ مرحوم (ناظر ضیافت و ناظر خدمت درویشان) کی ہمشیرہ تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ سلسلہ کے فاضل اجل حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ برادر حضرت سیدہ اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا کی بڑی صاحبزادی اور پیر منظور محمد صاحبؓ موجد قاعدہ یسرنا القرآن کی نواسی تھیں۔ والدہ کی نیک تربیت کے نتیجہ میں غرباء پرور اور سلسلہ کی خدمت گذار تھیں۔ قادیان سے جلسہ سالانہ پر جانے والی خواتین اور بچگان سے محبت کا سلوک فرماتی اور ان کی دلداری کا موجب ہوتی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ میں آپ نے کئی کئی سال تک جنرل سیکرٹری۔ سیکرٹری خدمت خلق اور نائب صدر وغیرہ کے مناصب پر خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی تھی۔

۲:- محترم نواب زادہ مسعود احمد خانصاحب (فرزند حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ و حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ) کی وفات بتاریخ ۱۴ر جولائی ۱۹۸۴ء واقع ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ نے اقارب کی بہتری کے لئے تکلیف اُٹھا کر خدمات سرانجام دیں جو مستقل نوعیت کی ہیں۔ آپ سنجیدہ طبع اور منکسر المزاج تھے۔ سلسلہ احمدیہ سے والہانہ محبت رکھتے تھے۔ آپ نے اپنے فرزند محترم نواب زادہ منصور احمد خانصاحب کو تعلیم کی تکمیل کے بعد سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ جو مغربی افریقہ میں خدمت سرانجام دینے کے بعد یورپ میں بعض ممالک میں خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں اس وقت آپ امام جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ ہیں۔ ایک اور صاحبزادہ مغربی افریقہ میں تعلیمی میدان میں خدمات بجا لا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر دو مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مرحومین کے پسماندگان کو بھی۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ

۱۔ اس قرارداد سے اتفاق ہے۔ (۲):- اس کی نقول نظارت خدمت درویشان کی خدمت میں اور محترم نواب زادہ مسعود احمد خانصاحب کی بیگم صاحبہ محترمہ اور بدر اخبار کو بھجوائی جائیں۔

ولادتیں

(۱):- اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو بتاریخ ۲ ۸/۸۴ پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو مکرم بی ایم بشیر احمد صاحب بنگلور کا پوتا اور مکرم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب حیدرآباد کا نواسہ ہے۔ نومولود کا نام "عطاءالعزیز" تجویز کیا گیا ہے۔ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں عزیز نومولود کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار۔ بی ایم بشارت۔ تحریک اکام۔ ایل ایل بی بنگلور

(۲):- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیز حمید احمد نسیم سلمہٗ مقیم امریکہ کو بتاریخ ۴ ۷/۸۴ پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام "ولید احمد نسیم" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم مولوی عبدالقادر صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ کا نواسہ ہے۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں بیس روپے ادا کر کے عزیز نومولود کے نیک صالح خادم دین ہونے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے قارئین بدر سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار۔ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب نسیم درویش مرحوم قادیان

(۳):- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بڑی بیٹی عزیزہ فریدہ رحیم سلمہا

پروگرام دورہ نمائندگان بدر

برائے صوبہ جات تامل ناڈو، کیرالہ، کرناٹک اور آندھرا

احباب جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جات تامل ناڈو، کیرالہ، کرناٹک اور آندھرا پردیش کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی اے محمد ایوب صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ بحیثیت نمائندگان دفتر ہفت روزہ بدر اخبار کی توسیع اشاعت اور اس کے لئے مخلصین جماعت کا بھرپور مالی تعاون حاصل کرنے کی غرض سے درج ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کر رہے ہیں۔ متعلقہ جماعتوں کے عہدیداران کرام، مبلغین و معلمین حضرات اور مخلصین جماعت کی خدمت میں ان تمام مقاصد کی تکمیل میں ہر دو نمائندگان کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ایڈیٹر و منیجر ہفت روزہ بدر قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی اے محمد ایوب صاحب مبلغ سلسلہ

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
میلاپالیم	۸ ۹/۸۴	۱	۹ ۹/۸۴	کیناور۔کڈلائی	۲۳	۲	۲۵
ستان کولم	۹	۱	۱۰	کوڈالی	۲۵	۱	۲۶
کوٹار	۱۰	۱	۱۱	پینگاڈی	۲۶	۳	۲۹
کوروناگپلی	۱۱	۳	۱۴	موگرال۔منجیشور	۲۹	۱	۳۰
ارناکولم	۱۴	۱	۱۵	مینگلور	۳۰	۱	۱ ۱۰/۸۴
آلراپورم	۱۵	۲	۱۷	مرکرہ	۱ ۱۰/۸۴	۲	۳
منارگھاٹ۔پالگھاٹ	۱۷	۲	۱۹	مدراس	۴	۳	۷
کالیکٹ	۱۹	۳	۲۲	میلاپالیم	۸ ۱۰/۸۴	۲	—
کوڈیاتھور	۲۲	۱	۲۳	—	—	—	—

پروگرام دورہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
بنگلور	—	—	۷ ۹/۸۴	چنتہ کنٹہ	۱۹	۲	۲۱
شیموگہ	۸ ۹/۸۴	۲	۱۰	دڈوان	۲۱	۱	۲۲
ساگر	۱۰	۱	۱۱	محبوب نگر	۲۲	۱	۲۳
سوراب	۱۱	۱	۱۲	جڑچرلہ	۲۳	۱	۲۴
ہبلی	۱۲	۱	۱۳	شادنگر	۲۴	۱	۲۵
بلاری	۱۳	۱	۱۴	حیدرآباد	۲۵	۵	۳۰
دیونڈرگ	۱۴	۱	۱۵	سکندرآباد	۳۰	۱	۱ ۱۰/۸۴
تیاپور	۱۵	۱	۱۶	بنگلور	۲	۴	۶ ۱۰/۸۴
یادگیر	۱۶	۳	۱۹	—	—	—	—

مقیم کراچی (پاکستان) کو بتاریخ ۲۴ ۷/۸۴ پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام "[illegible]" رکھا گیا ہے۔ زچہ و بچہ کی صحت و سلامتی اور نومولودہ کے نیک، صالحہ، دیندار ہونے کے لئے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمد عمر علی مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

(۴):- اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بڑی ہمشیرہ سیدہ امۃ السلام عمر صاحبہ اہلیہ مکرم نظام الدین صاحب کو چوتھا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "نوید الفتح" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کے نیک صالح و خادم دین بننے اور درازیٔ عمر و بلندیٔ اقبال کے لئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار۔ سیدہ امۃ الشکور عمر بنت
مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب سونگھڑہ اڑیسہ

عیدالاضحیہ کے موقع پر

قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عیدالاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

(۲):۔ بعض مخلصین جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کروائے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے مخلصین احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کے شرائط پورا کرنے والے تندرست جانور کی اوسط قیمت ۳۵۰/- روپے تک ہے اچھا جانور ۵۰۰/- روپے تک بھی آتا ہے۔ بیرونی ممالک کے احباب اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگا کر ہندوستان کی اس قدر کرنسی کے مطابق رقم بھیجنے کا انتظام بذریعہ پوسٹل آرڈر یا انٹرنیشنل منی آرڈر یا ڈرافٹ اور یا اپنی مقامی جماعت کے توسط سے کریں۔ اور بیرونی مشنز اگر مناسب سمجھیں تو اپنے اخبار احمدیہ میں بھی اس کی اطلاع دیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا

سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۶، ۲۷ اور ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین کرام خود یا اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

جملہ مجالس انصار اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

ناظمین اعلیٰ، ناظمین ضلع اور جملہ زعماء کرام خود یا اپنے نمائندگان اس اجتماع میں بھجوانے کے لئے ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ نیز چندہ اجتماع کی فراہمی کی کوشش بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

بدر کی توسیع اشاعت کی طرف احباب جماعت خصوصی توجہ دیں

(مینیجر بدر)

موصی صاحبان، عہدیداران اور مبلغین کرام متوجہ ہوں

دفتر ہذا کی طرف سے فارم اصل آمد ہر سال موصی صاحبان کی خدمت میں عہدیداران جماعت کی وساطت سے بھجوائے جاتے ہیں۔ اور جن موصی صاحبان کی طرف سے فارم اصل آمد پُر ہو کر واپس دفتر ہذا میں موصول ہو جاتے ہیں انکو سالانہ حساب بنا کر بھجوایا جاتا ہے مگر ایک خاص تعداد موصیان کی ایسی باقی رہ جاتی ہے جو فارم اصل آمد پُر نہیں کرتی جس کی وجہ سے انکے حسابات نامکمل رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں قاعدہ ۴۰۹ کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہہ اس کی وصیت کو منسوخ کر دے۔ اور موصی جو رقم بھی حصہ وصیت میں ادا کر چکا ہے اس کے واپس لینے کا اُسے حق نہ ہوگا۔ جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدیدار نہیں بن سکے گا"

اسی دوران میں بعض موصی صاحبان کی وفات ہو جاتی ہے اور اُن کے اقربا ان کا تابوت بغرض تدفین بہشتی مقبرہ قادیان لے آتے ہیں اور متعلقہ موصی کے حسابات بوجہ فارم اصل آمد پُر نہ کرنے کے نامکمل ہوتے ہیں اند قواعد کی رو سے بہشتی مقبرہ میں تدفین میں روک پیدا ہوتی ہے جو دفتر اور موصی کے اقربا دونوں کے لئے پریشانی کا باعث بنتی ہے۔

اس لئے عہدیداران جماعت اور مبلغین سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ بار بار اپنے خطبات جمعہ میں اس امر کو واضح کریں اور کوشش کریں کہ جماعت کے موصی صاحبان کے فارم اصل آمد سو فیصدی پُر ہو جائیں۔

قاعدہ ۴۰۹ کی تعمیل میں ایسی وصایا منسوخ بھی ہو سکتی ہیں۔ اس لئے موصی صاحبان پر اس سلسلہ میں پوری وضاحت ہو جائے اگر فارم پُر کرنے میں کوئی معذوری ہو تو اس کو دفتر ہذا کے علم میں لا کر مہلت حاصل کی جا سکتی ہے۔

صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان

اعلانات نکاح اور تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱):۔ مورخہ ۲۹-۷-۸۴ کو بروز اتوار مسجد احمدیہ سورو میں خاکسار نے مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب ابن مکرم شیخ مولوی رئیس الدین صاحب بھدرک کا نکاح اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزہ انوری خانم سلمہا بنت مکرم اصغر علی خانصاحب سورو کے ہمراہ پڑھا۔ اسی روز بعد نماز عصر رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب نے اس خوشی میں اعانت بدر میں مبلغ ۱۰/- روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

(۲):۔ مورخہ ۲۹-۷-۸۴ کو ہی مسجد احمدیہ سورو میں خاکسار نے مکرم عباد الرحمٰن صاحب ابن مکرم عبد الدیان خانصاحب (معلم اسلامی (سونگڑہ)) کا نکاح تین ہزار روپے حق مہر پر عزیزہ اختری خانم سلمہا بنت مکرم اصغر علی خانصاحب سورو کے ہمراہ پڑھا جس کے بعد رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی مکرم عباد الرحمٰن صاحب نے اس خوشی میں اعانت بدر میں مبلغ پانچ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ خیراً۔

(۳):۔ مورخہ ۲۷-۷-۸۴ کو بروز جمعہ خاکسار نے مکرم شیخ عبد القیوم صاحب ابن مکرم شیخ عباس صاحب بھدرک کے نکاح کا اعلان مبلغ پچیس سو روپیہ حق مہر پر مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ بنت مکرم سلیمان خانصاحب بھدرک کے ساتھ کیا۔ مکرم عبد القیوم صاحب اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہیں۔ اس خوشی کے موقعہ پر فریقین نے مبلغ تیس روپے بطور شکرانہ مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

اسی روز بچی کا رخصتانہ عمل میں آیا اور مورخہ ۲۸-۷-۸۴ کو مکرم عبد القیوم صاحب نے تقریباً اڑھائی صد افراد کو دعوت ولیمہ پر مدعو کیا۔

قارئین بدر سے ان تمام رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ احمدیہ بھدرک

أفضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

أليس الله بكاف عبده

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE

MADE OF PURE GOLD & SILVER, AND ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES.

PLEASE CONTACT :-

KASHMIR JEWELLERS

OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN-143516.

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لیے بھیجا گیا۔"

(فتحِ اسلام ملا تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ

23-5222
23-1652 } :- ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے :- ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصل پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت

اور تبادلہ کے لیے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD.

C.I.T. COLONY.

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس

پرفیکٹ ٹریول ایڈز

PERFECT TRAVEL AIDS,
D/2/54 (1)
MAHADEVPET.
MADIKERI - 571201
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

ریگزین۔ نوم جنس۔ چمڑے اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز۔

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(اِرشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن۔ 205 نیو پارک سٹریٹ کلکتہ 700017 فون نمبر 434717

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام))

پیشکش :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسیز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ۔

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گولڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل و سروس

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M.MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6 - ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558.
BANGALORE -2.

حیدرآباد میں
فون نمبر :- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)
۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۱۳۱)

فون نمبر 42916 ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر 2/4/240 عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد 27 (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA-15.

... اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل، نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے